﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآء﴾ (آل عمران:۷۴) ☆ ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۱/ مئی ۲۰۰۱ء شمارہ ۱۹

۱۸/ صفر ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۱/ ہجرت ۱۳۸۰ ہجری شمسی

حرص نہ کرو

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ رسول کریم ﷺ مجھے عطا کرتے تو مَیں عرض کرتا یہ کسی ایسے شخص کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر حضورؐ فرماتے: ”جو مال حرص اور سوال کے بغیر تجھے ملے وہ لے لینا چاہئے اور جو تجھے نہیں ملتا اس کے پیچھے مت بھاگو“۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من أعطاہُ اللّٰہ شیئًا)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے

”خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔ جب دل میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے تو اس میں ترقی کے لئے ایک خاص طاقت اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے لئے ہر قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور وہ ترقی کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو دیکھو کہ بالکل اکیلے تھے اور اس بیکسی کی حالت میں دعویٰ کرتے ہیں ﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ کون اس وقت یہ خیال کر سکتا تھا کہ یہ دعویٰ ایسے بے یار و مددگار شخص کا بار آور ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس قدر مشکلات آپ کو پیش آئے کہ ہمیں تو ان کا ہزارواں حصہ بھی نہیں آیا۔ وہ زمانہ تو ایسا زمانہ تھا کہ سکھا شاہی سے بھی بدتر تھا۔ اب تو گورنمنٹ کی طرف سے پورا امن اور آزادی ہے۔ اس وقت ایک چالاک آدمی ہر قسم کی منصوبہ بازی سے جو کچھ چاہتا دُکھ پہنچاتا۔ مگر مکّہ جیسی جگہ میں اور پھر عربوں جیسی وحشیانہ زندگی رکھنے والی قوم میں آپ نے وہ ترقی کی کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ خود ان کی مذہبی تعلیم اور عقائد کے خلاف انہیں سنایا کہ یہ لات اور عزیٰ جن کو تم اپنا معبود قرار دیتے ہو یہ سب پلید اور حطبِ جہنم ہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کون سی بات عربوں کی ضدی قوم کو جوش دلانے والی ہو سکتی تھی۔ لیکن انہیں عربوں میں آنحضرت ﷺ نے نشو و نما پایا اور ترقی کی۔ انہیں میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسے بھی نکل آئے۔ اس سے ہمیں امید ہوتی ہے کہ انہیں مخالفوں سے وہ لوگ بھی نکلیں گے جو خدا تعالیٰ کی مرضی کو پورا کرنے والے اور پاک دل ہونگے اور یہ جماعت جو اس وقت تیار ہوئی ہے آخر انہیں میں سے آئی ہے۔

کئی دفعہ میر صاحب (حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ مرادہیں۔ مرتب) نے ذکر کیا کہ دلّی سے کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے مگر میرے دل میں یہی آتا ہے کہ یہ بات درست نہیں۔ دلّی میں بھی بعض پاک دل ضرور چھپے ہوئے ہونگے جو آخر اس طرف آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمارا تعلق دلّی سے کیا ہے یہ بھی خالی از حکمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہم کبھی ناامید نہیں ہو سکتے۔ آخر خود میر صاحب بھی دِلّی کے ہی ہیں۔ غرض یہ کوئی ناامید کرنے والی بات نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ کا پاک اور کامل نمونہ ہمارے سامنے ہے کہ مکّہ والوں نے کیسی مخالفت کی اور پھر اسی مکہ میں سے وہ لوگ نکلے جو دنیا کی اصلاح کرنے والے ٹھہرے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں میں سے تھے۔ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جن کی بابت آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ انہیں مکّہ والوں میں سے تھے۔ حضرت عمرؓ بڑے بھاری مخالف تھے یہاں تک کہ ایک مرتبہ مشورہ قتل میں بھی شریک اور قتل کے لئے مقرر ہوئے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو وہ جوش اظہار اسلام کا دیا کہ غیر قومیں بھی ان کی تعریفیں کرتی اور ان کا نام عزت سے لیتی ہیں۔ غرض ہم کو وہ مشکلات پیش نہیں آئے جو آنحضرت ﷺ کو پیش آئے۔ باوجود اس کے آنحضرت ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ جب تک پورے کامیاب نہیں ہوگئے۔ اور آپ نے ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا﴾ کا نظارہ دیکھ نہ لیا۔

آج ہمارے مخالف بھی ہر طرح کی کوشش ہمارے نابود کرنے کی کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اور انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ جس قدر مخالفت اس سلسلہ کی انہوں نے کی ہے اسی قدر ناکامی اور نامرادی ان کے شامل حال رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بڑھایا ہے۔ یہ تو خیال کرتے اور رائے لگاتے ہیں کہ یہ شخص مَر جاوے گا اور جماعت متفرق ہو جاوے گی۔ یہ فرقہ بھی دوسرے فرقہ برہموؤں وغیرہ کی طرح ہے کہ جن میں کوئی کشش نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ ہو جاوے گا مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ نے خود ارادہ فرمایا ہے کہ اس سلسلہ کو قائم کرے اور اسے ترقی دے۔ کیا آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرقے نہ تھے۔ اس وقت ان کے مخالف بھی یہی سمجھتے ہونگے کہ بس اب ان کا خاتمہ ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو کیسا نشو و نما دیا اور پھیلایا۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ اگر کوئی فرقہ تھوڑی سی ترقی کر کے رُک جاتا ہے تو کیا ایسے فرقوں کی نظیر موجود نہیں جو عالم پر محیط ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ارادوں پر نظر کر کے حکم کرنا چاہئے۔ جو لوگ رہ گئے اور ان کی ترقی رک گئی ان کی نسبت ہم یہی کہیں گے کہ وہ اس کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ وہ اس کی نہیں بلکہ اپنی پرستش چاہتے تھے۔ مگر مَیں ایسے لوگوں کی نظیر پیش کرتا ہوں جو اپنے وجود سے جل جاویں اور اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور جلال کے خواہشمند ہوں۔ اس کی راہ میں ہر دکھ اور موت کے اختیار کرنے کو آمادہ ہوں۔ پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تباہ کردے؟ کون ہے جو اپنے گھر کو خود تباہ کردے؟ ان کا سلسلہ خدا تعالیٰ کا سلسلہ ہوتا ہے اس لئے وہ خود اسے ترقی دیتا ہے اور اس کی نشو و نما کا باعث ٹھہرتا ہے“۔ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۲۶ تا ۲۸)

رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے اس لئے کہ یہ ایک ایسا فیض ہے جو دعا سے حاصل ہوتا ہے

سورۃ البقرہ کی ان آیات کے حوالہ سے جن میں اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کا ذکر آتا ہے رحیمیت کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۷/اپریل ۲۰۰۱ء)

لندن (۲۷/اپریل): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صفات باری تعالیٰ کا جو مضمون چل رہا ہے اسی تعلق میں آج سورۃ البقرہ کی وہ آیات منتخب کی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کے رحیم ہونے کا ذکر آتا ہے اور ان آیات پر غور کرنے سے رحیمیت کے مختلف معانی کھلتے چلے

جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے ایک ایک آیت لے کر اس کی وضاحت کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں اُمَّةً وَسَطًا بنایا ہے اس سے وہی رستہ مراد ہے جس کا نہ دائیں رجحان ہو نہ بائیں رجحان ہو۔ وسط عربی میں بہترین کو کہا جاتا ہے اور بہترین وہی ہوتا ہے جو صراط مستقیم پر چلنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ صفات اگر تم میں ہوں تو تم لوگوں پر نگران بن سکو گے اور رسول تم پر نگران ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ تمام نبیوں کے بھی نگران تھے مگر امت وسطی کے نگران ہونے میں اس طرف اشارہ ہے کہ خبردار اس رسول کی ہدایات سے ادھر ادھر قدم نہ رکھنا۔ پھر فرمایا یقیناً اللہ انسانوں پر رَءُوف بھی ہے اور رَحِیم بھی۔ اس میں تمام انسانوں کے لئے رَءُوف ورَحِیم ہونے کا ذکر ہے اور آنحضرتؐ کو بھی تمام بنی نوع انسان کے لئے رَءُوف ورَحِیم قرار دیا ہے بالخصوص مومنوں کے لئے۔

اسی طرح سورۃ البقرہ کی ایک اور آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا کا ذکر ہے کہ اے اللہ ہم دونوں کو اپنے لئے تسلیم ورضا کا سر خم کرنے والا بنا اور ہماری اولادوں میں سے ایک امت ہو جو تیرے حضور اپنا سر خم کرنے والی ہو اور ہمیں ہماری قربان گاہیں دکھا۔ حضور نے فرمایا یہ بہت بڑی اور مشکل دعا ہے۔ یعنی جن راہوں پر چل کر قربانی تیرے ہاں منظور ہوتی ہے وہ ساری راہیں ہمیں دکھا۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ہو سکتا ہے اس میں ہم سے غلطیاں بھی سرزد ہوں مگر تو بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے یعنی بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسی طرح سورۃ البقرہ آیت ۵۵ میں جہاں بنی اسرائیل کو اپنے نفسوں کو مارنے کا حکم ہے وہاں بھی فرمایا کہ خدا نے ان کی توبہ کو قبول کر لیا یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے یعنی بار بار تم غلطی کرتے ہو اور بار بار وہ تم سے رحمت کا سلوک فرماتا ہے۔ پھر حضرت آدمؑ کے اللہ تعالیٰ سے بعض دعائیہ کلمات سیکھنے اور ان کی توبہ کے قبول ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یقیناً وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔ حضرت آدمؑ کو خدا تعالیٰ نے خود ہی توبہ کے الفاظ بتائے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر کوئی سچے معنوں میں توبہ کرنے والا ہو تو اسے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مجھے وہ الفاظ سکھا دے جن کے ذریعہ میں تیرے حضور توبہ کا حقدار بن جاؤں۔

سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۴ میں بعض چیزوں کے حرام ہونے کا ذکر ہے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی صرف جان بچانے کے لئے اس میں سے کھائے اور صرف اتنا کھائے جتنا جان بچانے کے لئے ضروری ہے تو خدا تعالیٰ اسے بخش دے گا اور بار بار رحم فرمائے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی رحمٰن اور رحیم، یعنی رحمانیت کے تابع ساری کائنات بنائی۔ سب کچھ اسے دے دیا مگر اس کے بعد وہ اسے بھول نہیں گیا یعنی اس کی رحمت نے تکرار فرمائی ہے اور بار بار رحمت فرمائی ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اسی طرح سورۃ البقرہ کی مختلف آیات کے حوالہ سے رحیمیت کے مضمون کو بیان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بعض احادیث نبویہ بھی پیش فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے مَیں قیامت کے روز سخت باز پرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو پناہ دی اور پھر دھوکہ بازی یا غداری کی۔ دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا۔ اور تیسرے وہ جس نے ایک مزدور سے پورا پورا کام لیا مگر اسے پوری مزدوری نہ دی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رحیمیت کا اس سے خصوصی تعلق ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اس لئے کہ یہ ایک ایسا فیض ہے جو دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ رحیمیت ایسی صفت ہے جو ان انعامات خاصہ تک پہنچا دیتی ہے جن میں فرمانبردار لوگوں کا کوئی شریک نہیں ہوتا۔

مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ (مشرقی افریقہ)، نیروبی کے میئر کو قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کا تحفہ پیش کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ مکرم عبدالمنان قریشی صاحب ہیں

تغیّر ہو رہا ہے آسماں میں

(منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

نہ کچھ قوّت رہی ہے جسم و جاں میں
نہ باقی ہے اثر میری زباں میں

ہے تیاّری سفر کی کارواں میں
مرا دل ہے ابھی خوابِ گراں میں

نہیں چھٹتی نظر آتی مری جاں
پھنسا ہوں اس طرح قیدِ گراں میں

مزا جو یار پر مرنے میں ہے وہ
نہیں لذّت حیاتِ جاوداں میں

ہر اک عارف کے دل پر ہے وہ ظاہر
خدا مخفی نہیں ہے آسماں میں

خدایا دردِ دل سے ہے یہ خواہش
مرا تُو ساتھ دے دونوں جہاں میں

نظر میں کاملوں کی ہے وہ کامل
اُترتا ہے جو پورا امتحاں میں

یہی جی ہے کہ پہنچے یار کے پاس
ہے مرغِ دل تڑپتا آشیاں میں

جو سنتا ہے پکڑ لیتا ہے دل کو
تڑپ ایسی ہے میری داستاں میں

ندائے دوست آئی کان میں کیا
کہ پھر جاں آ گئی اِک نیم جاں میں

کریں کیونکر نہ تیرا شکر یا ربّ
کہ تُو نے لے لیا ہم کو اَماں میں

ہر اِک رنج و بلا سے ہم ہیں محفوظ
مصیبت پڑ رہی ہے گو جہاں میں

ہر اِک جا نور سے تیرے مُنوّر
ترا ہی جلوہ ہے کون و مکاں میں

کہاں ہے لالہ و گُل میں وہ ملتی
جو خوبی ہے مرے اس دِلستاں میں

ہے اک مخلوق ربِّ ذُوالمِنَن کی
بھلا طاقت ہی کیا ہے آسماں میں

خدا کا رحم ہونے کو ہے محمود
تغیّر ہو رہا ہے آسماں میں

(کلام محمود)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

(۱)...... "سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی دن رات جھکا رہے"۔

(از ملفوظات جلد ۲ ایڈیشن اول صفحہ ۱۲۲)

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع

کسرِ صلیب اور اہلِ دانش

(انور محمود خان۔ لاس انجلیز (کیلیفورنیا) امریکہ)

(چوتھی اور آخری قسط)

ساتویں انجیلی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:
"......اور مسیح نے اس مثال میں یہ بھی اشارہ کیا تھا کہ وہ زمین کے پیٹ سے نکل کر پھر قوم سے ملے گا اور یونس کی طرح قوم میں عزت پائے گا۔ سو یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی کیونکہ مسیح زمین کے پیٹ میں سے نکل کر اپنی ان قوموں کی طرف گیا جو کشمیر اور تبت وغیرہ مشرقی ممالک میں سکونت رکھتی تھیں۔ یعنی بنی اسرائیل کے وہ دس فرقے جن کو شالمند شاہ اسور سامریہ سے مسیح سے سات سو اکیس برس پیشتر اسیر کر کے لے گیا۔ آخر وہ ہندوستان کی طرف آکر اس ملک کے متفرق مقامات میں سکونت پذیر ہوگئے تھے"۔ ('مسیح ہندوستان میں' روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۶،۱۷)

اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں یروشلم سے ہجرت فرما کر کشمیر کی طرف روانہ ہوئے جہاں یہ قبائل آباد تھے۔ کشمیری افراد وہ قبائل ہیں جو آٹھویں صدی میں دریائے فرات سے پرے دھکیلے گئے۔ موجودہ دور میں محققین نے اس پر تفصیل کے ساتھ تحقیق کی ہے اور وہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں جو حضور اقدس علیہ السلام نے پیش فرمایا۔ ذیل میں چند حوالہ جات درج ہیں:

☆......گرانٹ آر جیفری (Grant R. Jaffery) اپنی کتاب Apocalypse میں ایک یہودی راہب کا درج ذیل بیان لکھتے ہیں:

"Rabi Eliah Amihail, in his book *The Ten Lost Tribes in Assyria*, discussed in detail his research into the origins of the Pathan tribes of Afghanistan and Western Pakistan. These tribes are locally known as Pashtu. While surrounded by diverse Asiatic peoples, they differ markedly in their characteristics from their Turkish, Mangolian, Persian and Indo Iranian neighbors. Incredibly these thirteen million Pathan tribesmen call themselves the "Sons of Israel". Rabbi Avihail claims that these Pathans have been both oral traditions and genealogical scrolls reaching back thousands of year that verify their connection with the ten tribes of Israel who were taken as captives to Assyria in 721 B.C."

(Jefferey, Grant R. Apocalypse The Coming Judgement of Nation, New York, The Bantam Books 1994.page 288)

"راہب امی ہیل نے اپنی کتاب 'یہود کے دس گمشدہ قبیلے اسیریا میں' پٹھان قبائل جو افغانستان اور مغربی پاکستان میں مقیم ہیں کے بارہ میں تحقیق پیش کی ہے۔ یہ قبائل پشتو کہلاتے ہیں۔ اگرچہ وہ دوسرے ایشیائی باشندگان کے احاطہ میں ہیں تاہم ان سے بالکل مختلف نظر آتے ہیں۔ ترکیوں، منگولوں، فارس اور انڈو ایرانین افراد سے علیحدہ ہیں۔ عظیم الشان امر یہ ہے کہ یہ 1.3 کروڑ پٹھان قبائل اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ راہب امی ہیل کا کہنا ہے کہ ان پٹھانوں کے ظاہری طور طریقے اور جد امجد کے ریکارڈ ہزاروں سال قبل ان گمشدہ قبائل سے ملتے ہیں جن کو ۷۲۱ قبل مسیح میں قید کر لیا گیا تھا"۔

☆......۱۱رمئی ۱۹۹۸ء کے وال سٹریٹ جرنل میں جوناتھن کارپ (Jonathan Karp) نے اخبار کی اس سرخی "بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کا ہندوستان میں سراغ" کے عنوان سے لکھا:

"South Asia is potential lost Tribe heaven. Muslim Pathans in Afghanistan and Pakistan claim to be the descendents of King Saul and practice certain Jewish traditions, such as circumcising the newborn boys on 8th day. Further east some Kashmiris believe Jesus died in Himalayas while searching for wandering Israelites.

(Karp, Jonathan, Seeking Lost Tribes of Israel in from Truth About the Crucifixion India: Using DNA Testing, Wall Street Journal May 11,1998 A1,A10.)

یعنی "جنوبی ایشیا گمشدہ قبائل کی جنت ہے۔ مسلمان پٹھان جو افغانستان اور پاکستان میں بستے ہیں وہ اپنے آپ کو ساؤل بادشاہ کی اولاد بتاتے ہیں اور یہودی رسم ورواج رکھتے ہیں مثلاً اپنے نومولود لڑکوں کا آٹھویں دن ختنہ۔ اس کے پرے مشرق میں کشمیری یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح کوہ ہمالیہ کے قریب فوت ہوئے جبکہ وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کی تلاش میں تھے"۔

☆......سر تھامس ہولڈش (Sir Thomas Holdish) اپنی کتاب "ہندوستان کے دروازے" (The Gates of India) میں لکھتے ہیں:

"But there is one important people (of whome there is much more to be said) who call themselves Bani Israel, who claim a descent from Cush and Ham, who have adopted a strange mixture of Mosaic law in Ordinances in their moral code, who(some times at least) keep a feast which strongly accords with the passover, who hate the Yahudi(Jew) with a traditional hatred, and for whome no one yet has been able to suggest any other origin than the one they claim, and claim with a determined force, and these people are the overwhelming inhabitants of Afghanistan and Kashmir.

یعنی "مگر ایک اہم قوم (جن کے بارہ میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے) جو اپنے آپ کو بنی اسرائیل کہتے ہیں جو اپنے آپ کو کُش اور حام کی اولاد قرار دیتے ہیں۔ جنہوں نے ایک انوکھا موسوی قانون اپنے اخلاقی ضابطۂ حیات میں اپنایا ہے اور جو (کبھی کبھار کم از کم) یہودیوں کے Passover کے طریق پر روزہ رکھتے ہیں۔ یہ اگرچہ یہود سے روایاتی نفرت رکھتے ہیں اور ان کے بارہ میں کوئی ان کا ابتدائی حسب نسب نہیں بتا سکا سوائے اس کے کہ جس کے وہ خود دعویدار ہیں اور بڑی قوت سے اس دعویٰ کو پیش کرتے ہیں اور یہ افراد بکثرت افغانستان اور کشمیر کے باشندگان ہیں"۔

☆......محترم صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب نے ۱۹۷۸ء میں کسر صلیب کانفرنس کے موقعہ پر "اسرائیل کے گمشدہ قبائل" کے عنوان پر ایک مقالہ پڑھا جس میں آپ نے فرمایا:

"More recently, Sir Francis ...... who for many years was the British representative in Kashmir writes: "Here may be seen fine old patriarchal types, just as we picture to ourselves the Israelitish heroes of old. Some indeed say, ... that these Kashmiris are the lost tribes of Israel and certainly as I have already said, there are real biblical types to be seen every where in Kashmir and especially among the upland villages. Here the Israelitish shephereded tending his flocks and herds may any day be seen".

(Ahmad M.M. 'The Lost tribes od Israel' London: The London Mosque 1978.page 61.)

یعنی "حال ہی میں سر فرانسس، جو کہ کئی سال کشمیر میں انگریزی نمائندہ رہے ہیں نے لکھا: یہاں پر قدیمی بزرگ ہستیوں کی طرح جیسا کہ ہم ماضی کے بنی اسرائیلی لیڈروں کا تصور کرتے ہیں باشندگان رہتے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ قبائل دراصل بنی اسرائیلی ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ یہ بائبل کے طور طریق والے لوگ ہیں جو کشمیر میں ہر طرف نظر آتے ہیں بالخصوص بالائی دیہات میں۔ یہاں اسرائیلی گلہ بان اپنے گلوں کو چراتے ہوئے کسی دن بھی نظر آتے ہیں"۔

☆......ہولجر کرسٹن اپنی تصنیف "مسیح ہندوستان میں رہے" میں تحریر فرماتے ہیں:

"The Koran also does not neglect to provide as answer to the question of where Jesus went after the crucifixion; "We made the son of Mary and his mother a sign to mankind and gave them a shelter on a peaceful hillside watered by a fresh spring:(Koran 23:51). How well this description of the place of refuge applies to Kashmir is absolutely astonishing. In another translation, the place in the mountains is even called "a green valley" .

(Kersten page 218)

یعنی "قرآن ہرگز اس سوال کو فراموش نہیں کرتا کہ مسیح واقعہ صلیب کے بعد کہاں تشریف لے گئے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہم نے مسیح اور اس کی والدہ کو دنیا کے لئے ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک پُرامن اونچے مقام پر پناہ دی جس میں تازہ پانی کے چشمے تھے۔ (قرآن کریم ۲۳:۵۱) یہ نقشہ کس قدر عمدگی کے ساتھ کشمیر پر منطبق ہوتا ہے۔ یہ قابل حیرت امر ہے کہ ایک اور ترجمہ میں پہاڑوں میں ایک جگہ کا نام سبز وادی بھی بیان کیا گیا ہے"۔

☆......ڈاکٹر جیمز ڈیئرڈارف نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"There is tradition preserved within the Quran that also consistent with mary, along with Jesus, having made it as far as thte mountainous regions of northern Afghanistan and Pakistan, if not Kashmir. Sura23:50 reads:

And we made the son of Mariyam (Mary) and his mother a sign, and we gave them a shelter on a lofty ground having meadows and springs.

Although the context of the saying is not clear, nor what the sign may have been, it clearly does pertain to Isa (Jesus) and implies a location well removed from Israel, which is not noted for lofty grounds with meadows and springs. Thus it implies an alpine scene experienced some time after the crucifixion".

(Deardorff. page 247)

یعنی "قرآن کریم کی تیسویں سورۃ میں بھی اس روایت کو محفوظ کیا گیا ہے کہ حضرت مریم اور حضرت مسیح دونوں شمالی افغانستان کے پہاڑی علاقہ تک پہنچے۔ اگرچہ (براہ راست) کشمیر کا ذکر نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں لکھا ہے:

"ہم نے مریم کے بیٹے اور مریم کو ایک نشان بنایا اور ان دونوں کو ایک عظیم الشان مقام پر پناہ دی جس میں چراگاہیں اور چشمے تھے"۔ (۲۳:۵۰)

اگرچہ اس بیان کا سیاق و زبان صاف نہیں ہے کہ کونسا نشان بنایا گیا تاہم یہ واضح ہے کہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کے بارہ میں ہے اور ایک ایسے مقام کی نشاندہی کر رہی ہے جو اسرائیل سے بہت دور ہے کیونکہ وہاں کوئی عظیم الشان مقام جس میں چراگاہیں اور چشمے ہوں پایا نہیں جاتا۔ چنانچہ یہ ایک الپائن (Alpine) جگہ کا نقشہ ہے جو واقعہ صلیب کے بعد مسیح نے مشاہدہ کیا"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیل کی رو سے نہایت مدلل انداز میں جو ہر قسم کے شبہات سے خالی ہے یہ ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

مسیح کو لعنتی موت سے نجات دی۔ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح یہود کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں عازم سفر ہوئے۔ آپ سفر کرتے ہوئے کشمیر تشریف لائے جہاں یہ دس قبائل مقیم تھے۔ اس طور پر آپ نے یونس نبی کا نشان پورا کیا۔ کشمیر میں آپ نے اپنی عمر کا بقیہ حصہ گزارا اور بالآخر ۱۲۰ سال کی عمر پاکر وفات پاگئے۔ ۱۸۹۹ء میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنا خزینۂ علم اپنی مایہ ناز تصنیف "مسیح ہندوستان میں" شائع فرمایا۔ گزشتہ دس دہائیوں میں علمائے زمانہ انہی نتائج پر پہنچے ہیں جو حضور اقدسؑ نے ایک صدی قبل پیش فرمائے تھے۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ ان تحقیقات کا بغور مطالعہ فرمائیں اور انہیں غیر جانبداری سے پرکھیں۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی حیات طیبہ کا بھی مطالعہ فرمائیں جنہوں نے یہ دعویٰ فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو مسیح کی آمدِ ثانی کے روپ میں مبعوث فرمایا ہے۔ آخر میں حضرت مرزا صاحب کے علم کلام میں سے ایک عظیم الشان عبارت پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں جو حضورؑ نے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں تحریر فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا:

"یاد رکھو کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے کوئی بھی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہیں اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

('تذکرة الشهادتین' روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحه ٦٧)

قِصَصِ بَاطِلَہ

(رقم فرمودہ: سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی الله تعالیٰ عنه)

باوجود اس کے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ" جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنائے۔ یعنی جنت میں اس کا داخلہ ناممکن ہے۔ پھر بھی بعض دلیر طبائع نے حد سے زیادہ جرأت سے کام لے کر ایسی بے سروپا روایات آپؐ کی طرف منسوب کر کے رکھی ہیں کہ انہیں سن کر حیرت ہوتی ہے۔ اور ان روایات کا صرف یہی نقصان نہیں ہوا کہ حقیقتِ اسلام کے چہرہ پر پردہ پڑ گیا ہے اور اصل اسلام کا دریافت کرنا عوام کے لئے مشکل ہو گیا ہے بلکہ ان سے یہ نقصان بھی ہوا ہے کہ ہزاروں مسلمان ان جھوٹی روایتوں سے دھوکہ کھا کر اسلام کی صداقت سے ہی منکر ہو گئے ہیں۔ اور دشمنان اسلام کو اسلام کے مضبوط اور ناقابل فتح قلعہ کی دیواروں پر ایسے سوراخ مل گئے ہیں کہ جن میں سے گزر کر وہ غیر مسلح اور قلت شعار مسلمانوں کے سروں پر ایسے اچانک پہنچ جاتے ہیں کہ سوائے ہتھیار رکھ دینے کے ان سے کچھ نہیں بنتا۔ ان نقصانات سے مسلمانوں کو بچانے کا ایک ہی راہ ہے کہ انہیں ان سوراخوں سے اطلاع دی جائے تا کہ وہ ان کو دشمن کے حملہ سے پہلے ہی بند کر دیں۔ اور جب کوئی غیر مذہب کا پیروان باطل قصص سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اسے صاف کہہ دیں کہ یہ قصص بالکل باطل ہیں۔ اور اسلام کا دامن ان دھبوں سے بالکل پاک ہے اور کوئی نہیں جو اس کی عیب گیری کر سکے۔ اسی غرض سے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے ایسی چند جھوٹی روایات سے ان کو مطلع کر دیں جو خود مسلمانوں میں عام طور پر پھیلی ہوئی ہیں اور جن سے فائدہ اٹھا کر غیر مذاہب کے لوگ مسلمانوں کو دق کرتے رہتے ہیں۔ یا جن کی موجودگی سے ایک مسلمان کے صاف دل پر اسلام کی طرف سے غبار بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ والتوفیق من اللہ۔

☆......☆......☆......☆

(۱)

عام مسلمانوں میں یہ روایت بہت مشہور ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نے آنحضرت ﷺ کی دعوت کی۔ جس دن دعوت کی ان کے ایک بیٹے نے دوسرے کو قتل کر دیا اور پھر ڈر کر بھاگا لیکن تنور میں گر گیا اور مر گیا۔ جابرؓ کی بیوی نے مناسب نہ سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کی دعوت میں کوئی نقص پیدا ہو۔ اس لئے انہوں نے دونوں لاشوں پر کپڑا ڈال کر ڈھانک چھوڑا۔ جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوئے تو دونوں لاشیں آپ کے سامنے پیش کی گئیں۔ آپؐ نے ان کے لئے دعا کی اور وہ دونوں زندہ ہو گئے۔ **یہ قصہ محض باطل ہے ...... اور ہرگز ثابت نہیں۔** گو افسوس ہے کہ بعض ادنیٰ درجہ کے سیرۃ نویس بھی اسے اپنی کتابوں میں جگہ دے دیتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ و عقل دونوں اسے غلط ثابت کرتے ہیں۔ کیونکہ حضرت جابرؓ کی شادی آنحضرت ﷺ نے خندق کی لڑائی کے دنوں میں کی تھی۔ جیسا کہ کتب احادیث سے ثابت ہے اور ان کی شادی غزوۂ خندق کے قریب ہی ہوئی ہے کیونکہ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں۔ اور اس وقت تک یہ کنوارہ تھے۔ بہر حال شادی غزوۂ اُحد کے بعد ہوئی ہے اور اگر اس امر کو نظر انداز بھی کر دیا جائے کہ ان کی شادی غزوہ خندق کے متصل ہوئی ہے تو بھی احد کے بعد شادی ہو کر اُن کے ہاں دو بچے بھی پیدا نہیں ہو سکتے تھے اور یہ تو بالکل ناممکن تھا کہ وہ لڑکے اس عرصہ میں اس قابل ہو جائیں کہ ایک دوسرے کو قتل کرتا اور پھر ڈر کے مارے بھاگ کر چھپنا چاہتا اور اس کوشش میں تنور میں گر جاتا۔

(۲)

سعید بن مردق سے روایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت حضرت عمرؓ کے گھر آیا جایا کرتی تھی اور اس کے ساتھ ایک لڑکا بھی ہوتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا کہ یہ لڑکا کس کا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ لڑکا آپ کا ہی ہے۔ آپ کے بیٹے ابوشحمہ نے مجھ سے زنا کیا تھا، یہ اس سے پیدا ہوا ہے۔ یہ بات سن کر حضرت عمرؓ نے ابوشحمہ سے دریافت کروایا کہ آیا یہ درست ہے۔ ان کے اقرار کرنے پر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اسے کوڑے ماریں۔ جس پر حضرت عمرؓ نے اور حضرت علیؓ نے پچاس پچاس کوڑے اسے مارے۔ جس پر اس لڑکے نے کہا کہ اے باپ تو نے مجھے قتل کیا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ جب تو اپنے ربّ سے ملے تو عرض کر دیجئو کہ میرا باپ شرعی حدود کو پوری طرح قائم رکھتا ہے۔

یہ واقعہ بھی موضوع ہے اور ہرگز ثابت نہیں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض اچھے اچھے واقف کار مصنف جو اپنے آپ کو اسلامی تاریخ کا بہترین عالم کہتے ہیں اس قسم کے قصص کو اپنی کتابوں میں جگہ دیتے ہیں۔

(۳)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت سارہ کی نسبت جو مشہور ہے کہ حضرت سارہ کو ایک جابر بادشاہ نے پکڑ لیا اور نعوذبالله من ذلك ان سے زنا کرنا چاہا۔ تو اس مکان کی دیواریں شیشہ کی طرح صاف ہو گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نے باہر سے دیکھ لیا کہ اس بادشاہ کو آپ کی بیوی پر کوئی قدرت حاصل نہیں ہوئی، غلط ہے۔ اور بعض لوگوں نے جو حضرت عائشہؓ کے واقعہ سے نتیجہ نکال کر اسے غلط ثابت کرنا چاہا ہے وہ بھی غلط ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کے واقعہ کی آنحضرت ﷺ کو بعد میں اطلاع ہوئی تھی اور حضرت ابراہیمؑ کو علم تھا کہ ایک ظالم اس قسم کا ارادہ رکھتا ہے۔ پس یہ دلیل درست نہیں لیکن واقعہ بھی ثابت نہیں۔

(۴)

یہ قصہ بھی بالکل غلط ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کی گردن پر چھری رکھ دی اور بہتیرا زور لگایا لیکن گردن نہ کٹ سکی۔ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ ذبح کا واقعہ ہی نہیں ہوا۔ جیسا کہ قرآن کریم خود فرماتا ہے کہ ﴿فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ﴾ پس سچی بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ تعالیٰ نے تیاری ذبح کے وقت ہی بتا دیا تھا کہ خواب کو تم نے پورا کر دیا، اب بس کرو۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ ﴿فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يّٰاِبْرَاهِيْمَ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا﴾۔

(۵)

حضرت ایوبؑ کی نسبت یہ واقعہ بھی بالکل غلط منسوب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر ابلیس کو تسلط کر دیا اور اس نے آپ کو نعوذباللہ کوڑھی کر دیا حتی کہ آپ کے جسم سے کیڑے گرنے لگے۔ اور پھر ابلیس نے آپ کے اہل بیت پر مکان گرا دیا اور وہ نیچے دب کر مر گئے اور ان کے ۹ مویشی ہلاک کر دئے۔ یہ واقعہ احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ سے ہرگز ثابت نہیں اور قرآن کریم کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ ابلیس کا تسلط اللہ تعالیٰ کے بندوں پر نہیں ہوتا اور نہ ابلیس کو کسی کو ہلاک اور کسی کو جذامی کرنے کی طاقت ہے۔ اگر یہ طاقتیں ابلیس کو مل جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کو آئے دن دکھ دیتا رہے۔ **مگر یہ قصہ بالکل غلط اور خلاف عقل و نقل ہے۔ اور محض لغو اور بیہودہ ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں۔**

(بحواله: الفضل قادیان مورخه ۱۰/نومبر ۱۹۱۳ء)

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ — *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ — *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER — EXPORT — BANGLA TV — skydigital — ZEE TV — SONY Entertainment Television — MTA International

+ All prices are exclusive of VAT

خطبہ جمعہ

اپنی صفات کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنانے کی کوشش میں سب سے آگے بڑھنے والا وجود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا وجود تھا

کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جو دنیا کے عارضی فائدہ کے لئے رحمان سے اپنا تعلق کاٹ لیتا ہے

اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کے موضوع پر نہایت لطیف اور پرمعارف خطبات کے ایک سلسلہ کا آغاز

امید ہے کہ ان صفات عالیہ پر سچے غور کے نتیجہ میں جماعت کو انہیں اپنانے کی بھی توفیق عطا ہوگی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶/اپریل ۲۰۰۱ء بمطابق ۶/شہادت ۱۳۸۰ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوْا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ. سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف آیت ۱۸۱)

اور اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اسے ان (ناموں) سے پکارا کرو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

سب سے پہلے اسماء باری تعالیٰ سے متعلق میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ایک عرصہ سے مَیں یہ سوچ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کا ذکر کر کے باری باری ان صفات کے اوپر روشنی ڈالوں۔ روشنی تو وہ صفات مجھ پر ڈالتی ہیں، مطلب یہ ہے کہ ان کے مطالب کو آپ پر واضح کرنے کی کوشش کروں۔ تو آج خدا کے فضل سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے وہ مواد تیار کر کے دیا ہے جو اتنا زیادہ تھا کہ اسے دو حصوں میں بانٹنے کے باوجود بھی وہ کافی مقدار ہے۔ آغاز میں وہ صفاتِ حسنہ بیان ہونگی جو سورۃ فاتحہ میں بیان ہوئی ہیں۔

سب سے پہلے تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے۔ اس کو بھی ہم سورۃ کا حصہ جانتے ہیں۔ وہ اللہ جو رَحْمٰن ہے اور رَحِیْم ہے۔ پھر سب سے پہلے رَبِّ الْعَالَمِیْن کے بعد پھر رَحْمٰن اور رَحِیْم کی تکرار ہے۔ پھر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہے۔ تو ان کا کیا مفہوم ہے؟ کیوں تکرار ہے؟ اور پہلی آیت کو رَحْمٰن اور رَحِیْم سے شروع کیا گیا۔ پھر رَبِّ الْعَالَمِیْن سے شروع کیا گیا۔ دراصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بنیادی صفات دو ہی ہیں۔ ایک رَحْمٰن اور اس سے پھر رَحِیْمِیَّتْ بھی پھوٹتی ہے۔ اور دوسری ربوبیت ہے جس سے ہر قسم کی ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے۔ تو چونکہ یہ مضمون مشکل ہے اس لئے محض پڑھ کر سنانے کے علاوہ میں اس پر عمومی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ کس قسم کا یہ مضمون ہے۔

بعض پہلوؤں سے دیکھیں تو رحمٰن سب سے پہلے ہے لیکن رحمانیت اس وقت شروع ہوئی ہے جبکہ وجود ہی نہیں تھا کوئی، مانگنے والا ہی نہیں تھا کہ مجھے پیدا کرو۔ جب عدم تھا تو عدم سے ہی وجود کی ذمہ دار رحمانیت ہے اور اس پہلو سے ربوبیت سے پہلے ہے لیکن رحمانیت کے ساتھ جب یہ عالم وجود میں آنا شروع ہوا تو ربوبیت نے اسی لحہ اس پر کام کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ سائنسدان بتاتے ہیں کہ جب بلیک ہول میں سے کائنات پھوٹی ہے تو ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں اس میں اتنی تیزی سے تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں کہ آج ہم بہت غور کر کے سمجھتے ہیں کہ کیا ہوا ہوگا۔ لیکن اس سے پہلے کچھ بھی نہیں تھا اور بہت ہی تیزی کے ساتھ عالم رونما ہونا شروع ہوا اور اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ کا نظارہ ہم نے دیکھا کہ وہ کائنات پھیلی ہے اور بہت تیزی کے ساتھ پھر پھیلتی چلی گئی ہے اور جوں جوں پھیلی ہے اس کی ربوبیت ہو رہی ہے۔ ربوبیت کے ذریعہ ہر ادنیٰ حالت کو اعلیٰ حالت میں تبدیل کیا گیا۔

عرب کہتے ہیں 'رَبَّ الفلوَ' اس شخص نے اپنے بچھڑے کی ربوبیت کی۔ تو ربوبیت سے مراد یہ ہے کہ وہ ابھی چھوٹا تھا، اس کو آہستہ آہستہ سنبھالا اور اس کو کھانا پینا دیا، پرورش کی۔ پھر اس کو چلنا سکھایا، پھر اس کو دوڑنا سکھایا، سواری کے قابل بنایا، سواری کے سارے آداب اس کو سکھائے۔ تو یہ جو سلسلہ ہے یہ جاری رہتا ہے۔ یہی ربوبیت ماں اپنے بچے کی کرتی ہے یعنی پیدا کیا، پھر اس کے بعد ربوبیت کے ساتھ اس کو چھوٹے سے بڑا کیا، بڑے سے اور بڑا کیا یہاں تک کہ جب تک وہ بڑا ہو کے بالغ ہو کے آزاد نہیں ہو گیا، ماں کئی قسم کی ربوبیت کرتی چلی جاتی ہے۔ لیکن اللہ اور ماں کی ربوبیت میں ایک فرق ہے۔ فرق تو بہت زیادہ ہیں لیکن ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ ماں تو اپنی زندگی کی خود بھی مالک نہیں ہے۔ کیا پتہ بچہ پیدا ہو تو ماں فوت ہو جائے یا ربوبیت کے کسی ایک مقام پر کھڑا ہو تو ماں فوت ہو جائے یا کسی وجہ سے اس سے چھین لیا جائے، میاں بیوی میں طلاق بھی ہو جایا کرتی ہے۔ تو ماں کی ربوبیت ایک عارضی ربوبیت ہے جس کے متعلق یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ربوبیت کب تک جاری رہے گی اور آیا اچھی ربوبیت ہو گی یا بُری ربوبیت ہو گی۔ اچھی ماؤں کے قدموں تلے جنت بھی ہے اور بُری ماؤں کے قدموں تلے جہنم بھی ہے۔ تو یہ ربوبیت کا مضمون بہت ہی وسیع ہے۔ اگر اس کے بعض پہلوؤں کو ہی صرف ماں کی نسبت سے بیان کرنا شروع کیا جائے تو ایک گھنٹہ کا خطبہ تو بہت چھوٹا ثابت ہو گا۔ مگر بہرحال خدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کا مضمون ایک بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے اور اب انشاء اللہ اس مضمون کو مختلف حوالوں کے ساتھ میں شروع کروں گا۔

ایک پہلی روایت حضرت ابوہریرہؓ کی ہے جس میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اپنے ننانوے نام گنوائے ہیں۔ مَنْ اَحْصٰھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ جس نے ان ناموں کا احاطہ کر لیا وہ جنت میں چلا گیا۔

(صحیح مسلم الجزء الرابع کتاب الزکر والدعاء والتوبہ والاستغفار)

اَحْصٰھَا کا ایک مطلب ہے ان کو شمار کیا لیکن شمار تو ہر کس و ناکس کر سکتا ہے۔ اَحْصٰھَا سے مراد ہے اس کی صفات کا گھیر اڈال لیا اور وہ ساری صفات اپنی ذات میں جاری کرنے کی کوشش کی۔ کچھ صفات ایسی ہیں جو تنزیہی ہیں وہ انسان میں پائی ہی نہیں جا سکتیں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہیں۔ تو وہ نام جو تشبیہی ہیں، تنزیہی نہیں ان کا احاطہ کیا جا سکتا ہے جس حد تک اللہ توفیق دے۔ تو اَحْصٰھَا سے مراد میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپنی ذات میں ان کو داخل کر لیا اور ان کی تکرار اور سوچ کے ذریعہ، ان کے پڑھنے کے نتیجہ میں اپنی صفات کو ذاتِ باری تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنانے کی کوشش کی۔ یہ کوشش ایک لامتناہی کوشش ہے۔ اس کوشش میں سب سے آگے بڑھنے والا رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے جنہوں نے ان ننانوے ناموں کی خبر دی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی صفات اور بھی ہیں اور کچھ اس زمانہ میں بھی ظاہر ہو رہی ہیں اور یہ آخرین کے زمانے میں ظاہر ہونے والی صفات وہ ہیں جس کے نتیجہ میں مختلف بھاری دھاتیں دریافت ہوئی ہیں اور اس کے نتیجہ میں اٹامک بم اور یہ دوسری قسم کی چیزیں بنتی چلی جاتی ہیں۔ تو صفات باری تعالیٰ کا مضمون تو دراصل ایک لامتناہی مضمون ہے جو ختم نہیں ہو سکتا، جتنا مرضی اس سمندر کی سیر کرو اس میں کچھ بھی کم نہیں ہو سکتا۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مَنْ اَحْصٰھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ جس نے ان اسماء کا احاطہ کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم .اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ، اَلسَّلَامُ ،اَلْمُؤْمِنُ، اَلْمُهَیْمِنُ، اَلْعَزِیْزُ، اَلْجَبَّارُ، اَلْمُتَكَبِّرُ، اَلْخَالِقُ ، اَلْبَارِئُ، اَلْمُصَوِّرُ، اَلْغَفَّارُ، اَلْقَهَّارُ، اَلْوَهَّابُ، اَلرَّزَّاقُ، اَلْفَتَّاحُ، اَلْعَلِیْمُ ، اَلْقَابِضُ، اَلْبَاسِطُ، اَلْخَافِضُ، اَلرَّافِعُ، اَلْمُعِزُّ، اَلْمُذِلُّ، اَلسَّمِیْعُ، اَلْبَصِیْرُ، اَلْحَكَمُ،اَلْعَدَلُ،اَللَّطِیْفُ،اَلْخَبِیْرُ،اَلْحَلِیْمُ،اَلْعَظِیْمُ،اَلْغَفُوْرُ،اَلشَّكُوْرُ،اَلْعَلِیُّ، اَلْكَبِیْرُ، اَلْحَفِیْظُ، اَلْمُقِیْتُ، اَلْحَسِیْبُ، اَلْجَلِیْلُ، اَلْكَرِیْمُ، اَلرَّقِیْبُ، اَلْمُجِیْبُ، اَلْوَاسِعُ، اَلْحَكِیْمُ، اَلْوَدُوْدُ، اَلْمَجِیْدُ، اَلْبَاعِثُ، اَلشَّهِیْدُ، اَلْحَقُّ، اَلْوَكِیْلُ، اَلْقَوِیُّ، اَلْمَتِیْنُ، اَلْوَلِیُّ، اَلْحَمِیْدُ، اَلْمُحْصِیُّ، اَلْمُبْدِئ، اَلْمُعِیْدُ، اَلْمُحْیِ، اَلْمُمِیْتُ، اَلْحَیُّ، اَلْقَیُّوْمُ، اَلْوَاجِدُ، اَلْمَاجِدُ، اَلْوَاحِدُ، اَلْاَحَدُ، اَلصَّمَدُ، اَلْقَادِرُ، اَلْمُقْتَدِرُ، اَلْمُقَدِّمُ، اَلْمُؤَخِّرُ، اَلْاَوَّلُ، اَلْاٰخِرُ، اَلظَّاهِرُ، اَلْبَاطِنُ، اَلْوَالِی، اَلْمُتَعَالِی، اَلْبر، اَلتَّوَّابُ، اَلْمُنْتَقِمُ، اَلْعَفُوُّ، اَلرَّءُ وْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام، اَلْمُقْسِطُ، اَلْجَامِعُ، اَلْغَنِیُّ، اَلْمُغْنِی، اَلْمَانِعُ، اَلضَّارُ، اَلنَّافِعُ، اَلنُّورُ، اَلْهَادِی، اَلْبَدِیْعُ، اَلْبَاقِی ، اَلْوَارِثُ، اَلرَّشِیْدُ ، اَلصَّبُوْرُ۔(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقدالتسبیح بالید)

یہ ننانوے نام ہیں جو ترمذی کتاب الدعوات سے لئے گئے ہیں۔اب ان میں سے بہت سے ایسے نام ہیں اول تو اکثر سب نام ہی تقریباً وہ ہیں جن کا بندہ کسی حد تک احاطہ کر سکتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جن کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا اور ان کو خدا تعالیٰ کی تنزیہی صفات کہا جاتا ہے۔اب الْاَوَّلُ ہے، کوئی انسان اوّل ہو ہی نہیں سکتا۔ہر انسان کا ماضی ہے، ہر جاندار کا ایک ماضی ہے، ہر مادے کا ایک ماضی ہے۔پس اوّل صرف خدا کی ذات ہے جس سے پھر ساری آگے صفات پھوٹتی ہیں۔

تو آخِرُ بھی انسان نہیں ہو سکتا۔ آخرین میں سے تو ہو سکتا ہے مگر آخر نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے بعد پھر آگے دنیائیں چلتی چلی جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی صفات کو جزوی طور پر ہم اپنی ذات میں جاری کر سکتے ہیں اس کی انصاف کے ساتھ اور خلوص کے ساتھ نقل اتار کر مثلاً اللہ ربّ ہے تو ہم ویسے ربّ تو نہیں بن سکتے لیکن اس کی ربوبیت سے کچھ نہ کچھ حصہ ضرور پاتے ہیں۔خدا رحم کرنے والا ہے تو ہم کسی حد تک بندوں پر رحم کر سکتے ہیں، جتنا حق ہے وہ نہیں کر سکتے۔ تو صفات باری تعالیٰ پر غور کر کے اس مضمون کو آپ ایک لامتناہی سمندر پائیں گے۔اور اس کے احاطہ کی صورت میں کیا مراد ہے کس حد تک آپ اس سمندر سے استفادہ کر سکتے ہیں اس کا بیان بھی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں ہے۔ تو ان ناموں کا ترجمہ جو حضرت ابوہریرہؓ والی حدیث میں بیان ہیں یہ ہے فرمایا:

(اسم ذات "اللّٰہ" کے علاوہ) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔اللہ کو سب ناموں کا محیط بیان فرمایا ہے اور جو ننانوے نام ہیں وہ اللہ کے علاوہ ہیں۔ گویا اللہ سمیت کل سو(۱۰۰) نام ہونگے۔جو زندگی میں ان کو مدنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ نام آنحضرت ﷺ نے اس طرح گنے۔ اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا ، باربار رحم کرنے والا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے پاک اور منزّہ، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا۔

اب غالب تو حکومتیں بھی ہوتی ہیں مگر ان کا غلبہ ایک عارضی غلبہ ہے۔ آج آیا کل گیا، کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ وہ غالب جو ہمیشہ غالب ہے وہ اللہ ہی ہے۔لوگ نقصان کی تلافی کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں مگر ہر نقصان کی تلافی کر ہی نہیں سکتے۔اب کسی کی آنکھ ضائع ہو جائے، کسی کی ٹانگ حادثہ میں ضائع ہو جائے تو انسان کس حد تک تلافی کر سکتا ہے۔ کچھ تھوڑی بہت مدد کر کے اس کو آرام پہنچانے کی کوشش تو کرے گا مگر تلافی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو مکمل طور پر تلافی کر سکتا ہے۔ بعض اوقات کرتا ہے بعض دفعہ نہیں کرتا مگر وہ مالک ہے اس کی مرضی ہے چاہے تو تلافی کر سکتا ہے۔

فرماتے ہیں: امن دینے والا ، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب، نقصان کی تلافی کرنے والا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرنے والا، تصویر بنانے والا۔

اَلْمُصَوِّرُ یعنی خدا تعالیٰ نے ہر چیز کی پیدائش سے پہلے اس کا ایک بلیو پرنٹ اپنے ذہن میں رکھا ہوا ہے۔ یعنی خدا کا ذہن جب کہتے ہیں تو اس سے مراد یہ نہیں کہ ہماری طرح کا ذہن ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا علم ہے اور جب تک کوئی چیز بلیو پرنٹ میں تیار نہ ہو وہ آگے بن ہی نہیں سکتی۔اس لئے خدا تعالیٰ نے ہر چیز کی تصویر کشی کی ہوئی ہے اس پہلو سے اس کو مصور کہتے ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنے والا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنے والا، روزی رساں، مشکل کشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست کرنے والا، بالا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنے والا، باریک بین، باخبر، حلم والا، عظمت والا، خطا پوش، قدر دان، بلند مرتبہ، بڑی شان والا، سب کا حافظ وناصر، حساب کتاب لینے والا، جلالت شان والا، صاحب کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت دینے والا اور وسعت والا، حکمت والا، بڑا محبت کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحب قوت، صاحب قدرت، مددگار، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندۂ جاوید، قائم بالذات، بے نیاز، صاحبِ بزرگی، یکتا، یگانہ، مستغنی، قدرت والا، صاحب اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک، متصرف، بلند وبالا، نیکی کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت وکرامت والا، انصاف کرنے والا، یکجا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع دینے والا، نور ہی نور، ہدایت دینے والا، نئی سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحبِ بقا، اصل مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما"۔

یہ ترمذی کتاب الدعوات سے وہ صفات ہیں جو میں نے پڑھ کے بیان کی ہیں۔ان کا ترجمہ ہم نے خود کیا ہے مگر اصل صفات عربی میں ہیں جو مَیں بیان کر چکا ہوں۔اب یہ دیکھ لیں کہ صرف ان صفات کو پڑھنے میں ہی کافی وقت لگ گیا ہے اور میرا نہیں خیال کہ جو نوٹس مَیں نے آج کے لئے رکھے ہیں ان کو پورا کر سکوں گا کیونکہ تشریحات بہت سی ہیں جو ساتھ ساتھ کرنی پڑتی ہیں اور کرنی چاہئیں کیونکہ عامۃ الناس کو ان کی پوری سمجھ نہیں آسکتی جب تک تشریح نہ کی جائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا۔اسے حدیث قدسی کہتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو بات اللہ کی طرف منسوب کریں کہ اللہ نے بتایا۔ وہ الہام اسی طرح قرآن کریم میں ہو یا نہ ہو مگر ساری باتیں قرآن کریم میں کسی نہ کسی آیت میں ضرور موجود ہوتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بات بیان فرمائیں اس کو حدیث قدسی کہا جاتا ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! مَیں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے۔پس کون ہے جو اس خدا تعالیٰ کی صفت کے مطابق اپنے آپ کو ظلم کو حرام کرنے والا قرار دے۔ہزار طرح کے مظالم ہیں جو انسان کرتا ہے اپنی بیویوں پر، اپنے بچوں پر، اپنے ہمسایوں پر، اپنے دوستوں پر، رشتہ داروں پر، شریکوں پر، دشمنوں اور دوستوں کی جتنی بھی قسمیں ہیں ان سے کبھی نہ کبھی تو ضرور انسان ظلم کا سلوک کر لیتا ہے۔اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی ظلم کا سلوک کرتا ہے۔یہ ان کی بات کر رہا ہوں جو بَرٌّ رَحِیم ہیں، جو بہت احسان کرنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔ جہاں تک بچوں پر ظلم کا اس زمانہ میں تعلق ہے بعض ایسی مائیں ہیں جو بچے کے رونے سے تنگ آکر اس کا سر دیوار سے ٹکرا کر پھوڑ دیتی ہیں۔باپ بچوں پر بڑے بڑے ظلم کرتے ہیں۔ آئے دن مقدمات ایسے ہوتے رہتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے مثلاً بچے کو سلانے کے لئے افیون دینی شروع کی اور بہت زیادہ دے دی اور اسی حالت میں بچہ مر گیا۔ تو یہ تو ظالم لوگوں کا حال ہے۔مَیں رحم کرنے والوں کا حال بتا رہا ہوں جو بچوں سے بہت ہی شفقت کرتے ہیں ان سے کبھی عمداً اور کبھی غلطی سے ایسی بات سرزد ہو جاتی ہے جو بچہ پر ظلم ہے۔اس کو دوا غلط دے دیں گے، وقت پر اس کی بیماری کا علاج نہیں کر سکیں گے۔غرضیکہ سو کوتاہیاں ہیں کہ جو انسان سے رحیم اور مشفق ہونے کے باوجود خود اپنی اولاد کے بارہ میں بھی سرزد ہو جاتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ بندوں پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا۔

"مَیں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے"۔ فرمایا: "تم سب گم گشتہ راہ ہو" یعنی جو اچھی راہ ہے اسے بھول چکے ہو "سوائے ان لوگوں کے جن کو مَیں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو مَیں تمہیں ہدایت دوں گا"۔ سورۃ فاتحہ میں ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ میں یہی دعا سکھائی گئی ہے۔اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو مَیں کھانا کھلاؤں۔اب کھانا بظاہر تو ہمیں روزانہ خدا تعالیٰ نہیں کھلاتا بظاہر لیکن نظام ایسا چل رہا ہے اسی میں غور کر کے دیکھیں تو ہر رزق کی چیز اسی نے بنائی ہے، روزانہ مٹی میں سے رزق اگتا ہے اور کون ہے جو اس کو خود اگا سکے۔ایک کلوروفل ہے جس سے ہر چیز پیدا ہو رہی ہے۔ جانور چرتے ہیں وہ گھاس چر رہے ہیں۔ اب کسی سائنسدان کو کہو کہ گھاس سے دماغ بھی بنا کے دکھائے، ہڈیاں بھی بنائے، رحمِ مادر بھی بنائے، دودھ کے اعضاء بنائے اور عقل اور ہڈیوں کے گودے اور بہت باریک در باریک چیزیں ہیں جو انسانی جسم میں اس کی بقا کے لئے ضروری ہیں ان کا تفصیلی ذکر مَیں یہاں کر ہی نہیں سکتا۔ کسی حد تک مَیں مختلف اپنی سوال وجواب کی محافل میں ذکر کرتا بھی رہا ہوں لیکن ان کا احاطہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی پیدا کردہ چیزوں سے ظاہر ہوتی ہے اور حیرت انگیز چیزیں اس نے بنائی ہوئی

ہیں اور ہر چیز کی انتہاء یہ ہے کہ سبز کلوروفل سے ہر چیز بن رہی ہے۔ گھاس ہی کھایا جاتا ہے آخر پہ جانوروں کی طرف سے۔ جنگلوں میں اونچی گردنوں والے لامہ بھی، ژراف بھی سبزی کھاتے ہیں ،ہاتھی بھی سبزی ہی کھاتے ہیں اور جو گوشت خور جانور ہیں وہ وہ جانور کھاتے ہیں جو سبزی سے بنتے ہیں۔ تو سبزی سے تو مفر نہیں ہے اور کس طرح روزانہ خدا تعالیٰ سبزی کے ذریعہ حیرت انگیز کارنامے دکھاتا ہے۔ ایک غافل آنکھ والا تو دیکھتا بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کیا نہیں ہو رہا لیکن وہ لوگ جو رات اور دن کو اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے رہتے ہیں وہ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شان کتنی بلند ہے، کتنی عظیم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسی حالت میں تم گم گشتہ راہ ہو یعنی تمہیں رستہ کا پتہ ہی نہیں۔ یہ بھی اس سے ہی مانگو، میں ہدایت کروں گا تو تم ہدایت پاؤ گے۔ اگر میں ہدایت نہیں کروں گا تو تمہیں کوئی ہدایت نصیب نہیں ہو گی۔ اندھی آنکھوں سے دنیا کو دیکھتے ہوئے گزر جاؤ گے۔

"اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں"۔ اب اس کی مَیں نے تھوڑی سی تشریح کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہر چیز کو، انسان کو ہی نہیں بلکہ ہر چیز کو کھانا کھلاتا ہے۔ اتنا عظیم الشان نظام ہے کھانا کھلانے کا کہ چھوٹے سے چھوٹا کیڑا، چھوٹے سے چھوٹا مچھر یہ سب خداتعالیٰ کے بنائے ہوئے رزق پر پل رہے ہیں۔ سمندر کی مچھلیاں ہوں یا ہوا میں اڑنے والے پرندے ہوں۔ یہ سارے اس رزق کے محتاج ہیں۔ کئی دفعہ جب میں جھیل کے کنارے جانوروں کو روٹی دینے جایا کرتا تھا تو سوچا کرتا تھا کہ یہ روٹی تو ان کے کسی کام کی نہیں۔ میرا شوق پورا ہو رہا ہے ورنہ اربہا جانور ہیں جن کو میرے ہاتھ کی یا کسی انسانی ہاتھ کی روٹی نہیں پہنچتی ان کے لئے خدا نے انتظام کر رکھا ہے۔ ان کو ہوا میں سے روٹی مل جاتی ہے۔ پس خداتعالیٰ کی ربوبیت کا انتظام لامتناہی ہے۔

فرمایا: "اے میرے بندو تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ تو لباس بننے کا جو نظام ہے اس پر بھی غور کر کے دیکھ لیں کہ لباس کس طرح بنتا ہے۔ پودوں سے سوت نکلتی ہے۔ جب وہ جانور جو سبزہ کھاتے ہیں ان کی اون بھی پیدا ہوتی ہے۔ غرضیکہ ان کی جلدیں بھی لباس کے کام آتی ہیں۔ تو آخری تان اسی بات پر ٹوٹتی ہے کہ اللہ اگر لباس عطا نہ کرے تو ہر انسان ننگا ہے۔ کسی کو کچھ اوڑھنے کے لئے نہ ملے۔ اور لباس کے معاملہ میں ﴿لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ جو تقویٰ کا لباس ہے وہ سب سے بہتر لباس ہے۔ پھر فرماتے ہیں مجھ سے لباس مانگو مَیں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

"اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی مَیں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں"۔ اس ارادہ سے غلطیاں کرنا مراد نہیں کہ ہم غلطیاں کرتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ بخشتا چلا جائے بلکہ بلاارادہ بھی بے انتہا غلطیاں انسان سے ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کو شعور بھی نہیں ہوتا کہ مَیں غلطی کر رہا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم غلطیاں دن رات بھی کرتے چلے جاؤ، لاشعوری کی حالت میں، غفلت کی حالت میں لیکن مَیں طاقت رکھتا ہوں کہ ان سب غلطیوں کو بخش دوں، پس مجھ سے ہی بخشش مانگو مَیں تمہیں بخش دوں گا۔

"اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ ہی کرو۔ اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش ہی کرو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے جن وانس سب کے سب اول درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، "تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرہ بھی اضافہ نہیں کر سکتا"۔ یعنی محسن اللہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم انسانوں میں سے اللہ کا شاہکار ہیں لیکن آپ محسن خدا کے نہیں ہیں اللہ ہی محسن ہے۔

"اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے جن وانس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلبِ بد کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور مَیں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کردوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکال کر اس کے ناکہ پر جو پانی کی ذرا سی چھوٹی سی بوند لگی ہوتی ہے وہ سمندر میں جتنی کمی کر سکتی ہے اگر میں تم سب کی ساری مرادیں پوری کردوں تب بھی وہ میری رحمت میں سے اتنی سی کمی بھی نہیں کر سکیں گے یعنی میرا عطا کرنا میرے خزانوں میں اتنی سی کمی بھی نہیں کر سکے گا۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا مَیں نے حساب کیا ہے۔ مَیں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا۔ پس جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب تحریم الظلم)

ایک روایت سنن ابی داؤد میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم ہے۔ مَیں نے اس کا نام اپنے نام رحمٰن سے مشتق کیا ہے یعنی الرِّحِم سے مراد یہاں رِحمِ مادر ہے۔ فرماتا ہے کہ مَیں رحمٰن ہوں اور مَیں نے رحم مادر کو بھی اپنے لفظ رحمٰن سے مشتق کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنی رحمانیت کے ذریعہ ہر اس چیز کو پیدا کیا جو مانگنے کے لئے نہیں نکلی تھی کہ مجھے پیدا کرو اسی طرح ماں بچے کو جنتی ہے لیکن بچہ ماں سے مانگنے کے تو قابل ہی نہیں ہوتا کہ مجھے جنو۔ مائیں بیچاری جن کے بچے نہ ہوں وہ دردر کے دھکے کھاتی ہیں۔ حکیموں، ڈاکٹروں کے پاس جاتی ہیں علاج کے لئے، وہ مانگتی ہیں کہ بچہ مجھے ملے اور وہ بھی اللہ کی رحمت ہو تو ملتا ہے ورنہ جتنا مرضی زور لگالیں نہیں مل سکتا۔ ٹیسٹ ٹیوب کی بھی کوششیں کر چکی ہیں عورتیں، جب خدا نے نہ دینا ہو تو ٹیسٹ ٹیوب کی ہر کوشش ناکام ہو جاتی ہے۔ تو فرمایا رِحمِ مادر جو ہے مَیں نے اپنے لفظ رحمٰن سے مشتق کیا ہے۔ مَیں بِن مانگے دینے والا ہوں اور ماں بھی بِن مانگے ہی اپنا بچہ دیتی ہے۔ یعنی بچہ اس سے اپنی پیدائش نہیں مانگتا بلکہ وہ اس کی پیدائش اپنے خدا سے اور ڈاکٹروں اور حکیموں سے مانگتی ہے۔

اس لئے جو صلہ رحمی کرے گا اس کو مَیں اپنے ساتھ ملالوں گا۔ جس نے صلہ رحمی نہ کی اس نے مجھ سے رحمانیت کا تعلق کاٹ لیا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الزکوٰۃ باب فی ضلۃ الرحم)۔ تو اب یہ دیکھیں ہمارے ہاں آئے دن جو شکایتیں آتی ہیں ان میں صلہ رحمی کے خلاف اکثر شکایتیں ہیں۔ رشتہ دار، رشتہ داروں کی بات نہیں مانتے، جو رحمی رشتے ہیں ان کو کاٹ دیتے ہیں۔ بھائی بہنوں پہ ظلم کرتے ہیں۔ بھائی بھائیوں پہ ظلم کرتے ہیں، جس کا داؤ لگے وہ سب کچھ چھیننے کے لئے کوشش کرتا ہے، تو ان کو پھر رحمٰن خدا سے کیا ملے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو ایک ایک چیز ہم پر ظاہر فرمادی ہے۔ اس کے عواقب بیان کر دئے ہیں کہ دیکھو صلہ رحمی نہیں کرو گے تو پھر رحمٰن سے تمہارا تعلق کٹ چکا ہے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ کوئی رحم نہیں کرے گا۔ تو کتنا بدنصیب ہے جو دنیا کے عارضی فائدوں کی خاطر اپنے رحمٰن خدا سے ہمیشہ کے لئے اپنا تعلق کاٹ لیتا ہے۔ اور پھر یہ بھی فرمایا "جو تجھے ملائے گا مَیں اس کو ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا مَیں اس کو کاٹ دوں گا"۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا"۔ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمۃ الصبیان والعیال) پس اپنوں کے اوپر رحم تو بہرحال ہونا ہی ہے ہر چیز پر رحم ضروری ہے۔ ایک جانور پر بھی رحم ضروری ہے۔ ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان فرماتے ہیں کہ ایک کنچنی گزر رہی تھی کہ ایک کنویں کے کنارہ پر ایک پیاسا کتا دیکھا جو پیاس سے ہانپ رہا تھا۔ اور کوئی ڈول نہیں تھا جس سے پانی نکال کے اس کو دیا جا سکے۔ تو اس نے کنویں میں اتر کر یعنی دیوار کے سہارے سے اتر کر اپنی جوتی کے اندر پانی بھرا اور اوپر لا کر اس کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساری عمر کے گناہ معاف کردئے۔ پس جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے نواسہ حضرت حسن بن علی کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس اقرع بن حابس بھی بیٹھا ہوا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ میرے دس بیٹے ہیں مَیں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپؐ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا، فرمایا: "جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جائے گا" (صحیح بخاری کتاب الأدب باب رحمۃ الولد و تقبیلہ)۔ کہ جو ظالم اپنے بچوں پر رحم نہیں کر سکتا وہ خدا سے ہمیشہ کے لئے کاٹا گیا اس کے اوپر کبھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

ایک ترمذی ابواب البرّ والصلۃ سے روایت لی گئی ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کا شرف نہیں پہچانتا"۔ اپنے سے بڑوں کا ادب نہیں کرتا اور چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ما جاء فی رحمۃ الصبیان)

ایک روایت مسلم کتاب البِرِّ وَالصِّلَة میں یوں درج ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیدار ہو جاتا ہے اور بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ باب تراحم المؤمنین وتعاطفہم و تعاضدہم) اب ایک پاؤں کا انگوٹھا ہے، اگر کسی کے پاؤں کے انگوٹھے میں مثلاً گنگرین نہ سہی، ویسے ہی تکلیف ہو یا درد ہو، انسان کے ناخن گودے کے اندر چلے جاتے ہیں تو بعض دفعہ اس کی تکلیف کی وجہ سے ساری رات نیند نہیں آتی۔ مجھے خود بھی یہ تکلیف رہی ہے۔ اب کسی حد تک اس پر قابو پایا ہے مگر مجھے یاد ہے کہ بعض راتیں جلسہ کے ایام میں یہاں اسلام آباد میں مَیں ساری رات نہیں سو سکا اس پاؤں کے انگوٹھے کے

درد کی وجہ سے۔ پس چھوٹی سی چیز ہے بالکل، پاؤں کے کنارے پر ایک انگوٹھے میں صرف درد ہے اور انسان اس کی وجہ سے سو نہیں سکتا تو مومن کی مثال بھی ایسی ہے۔ اپنے میں سے جو چھوٹا ہے اس کو چھوٹا نہ سمجھو۔ مومن تو اپنے دور کے غریب واقف دوست کو بلکہ ناواقفوں کے دکھ کو بھی اپنا دکھ سمجھتا ہے اور بے چین ہو جاتا ہے لوگوں کے دکھ پر۔ تو اگر یہ تمہارے اندر صفت نہیں ہے کہ لوگوں کے دکھ پر بے چین ہو جاؤ تو پھر تم حقیقی مومن نہیں ہو۔ تمام مومن ایک دوسرے کے بدن کے اعضاء کے طور پر ہیں۔ سر میں درد ہو، ٹانگ میں تکلیف ہو، گردے میں تکلیف ہو، جگر میں تکلیف ہو، جوں جوں تکلیفیں بڑھتی چلی جاتی ہیں اتنی بے چینی اور بیماری کی تکلیف بڑھتی چلی جاتی ہے۔ پس مومن اپنے بھائیوں کی تکلیفوں پر نظر رکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ وہ کس تکلیف میں مبتلا ہے اور جہاں تک اس کا بس چلے، جہاں تک طاقت ہو وہ اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”رحم کرنے والوں پر رحمٰن خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الأدباب فی الرحمة)

پھر ایک اور روایت ابن ماجہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حکم دیا کہ ”جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو اور خوب اچھی طرح ذبح کرو“۔

(سنن ابن ماجه ابواب الذبائح باب اذاذبحتم فاحسنوا الذبح)

اب دیکھیں کتنا رحیم وکریم وجود تھا۔ جانور کو ذبح کرنے کی اجازت ہے مگر یہ تاکید ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو اور پھر ایک جانور ذبح ہو رہا ہو تو دوسرا جانور دیکھ نہ رہا ہو۔ ہمارے ہاں تو قصاب بکروں کو لٹا دیتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ان کی آنکھوں کے سامنے دوسرے بکرے ذبح کئے جا رہے ہوتے ہیں اور ہر ایک بکرے کو اس کی تکلیف ہوتی ہے۔ پھر کند چھری سے ذبح کر دیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ چھری تیز کرنے سے ظلم مراد نہیں، رحمت مراد ہے۔ جتنی جلدی تیز چھری شہ رگ کو کاٹ دیتی ہے، کند چھری کو رگڑتے جاؤ تو نہیں کاٹتی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ اگر کند چاقو ہو تو شکار کرتے وقت، شکار کے بعد فاختہ کی گردن کو بھی ٹھیک نہیں کاٹ سکتا۔ تو ذبح کرنے سے پہلے بہت تیز چھری ہونی چاہئے اور اس کے نتیجہ میں جانوروں کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جانور کو مارنے سے پہلے اگر Stun کر دیا جائے تو اس کو تکلیف نہیں ہوگی۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے کہ جانور کو Stun کرنے کے نتیجہ میں اس کو ہوش کے ساتھ چیخیں مارنے کی توفیق نہیں ملتی لیکن ذہن تکلیف کو محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ کئی بیمار ہیں جن کو بیماری کے دوران تکلیف ہو رہی ہوتی ہے مگر وہ کچھ بتا نہیں سکتے۔ جب افاقہ ہو اور بتانے کے قابل ہوں تو بتاتے ہیں کہ کیا کیا تکلیف ہوئی تھی۔ تو stun جانور جو ہے اس کو تکلیف ضرور پہنچتی ہے لیکن جس کو ذبح کیا جائے خون کا رشتہ دماغ سے کٹتے ہی فوراً دماغ سوچنا بند کر دیتا ہے۔ تو بظاہر دیکھنے میں ایک جارحانہ فعل ہے لیکن اصل میں یہ ایک رحمت کی کارروائی ہے جو ہمیں ذبح کا طریقہ بھی حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ نے سمجھا دیا کہ ذبح کرنا ہے تو اتنا تیزی سے ذبح کرو کہ فوراً خون کا رشتہ دماغ سے کٹ جائے اور جانور کو پتہ ہی نہ لگے کہ میرے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔ اور دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرو۔ ہمارے ہاں بڑی عید وغیرہ کے موقع پر جو زیادہ قربانیاں دیتے ہیں وہ بالکل بے احتیاطی سے ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو لٹا کے ذبح کرتے ہیں جس سے لازماً دوسرے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔

مسلم كتاب الصيد و الذبائح باب الامر باحسان الذبح۔ حضرت شدّاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو نرمی اور مہربانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ اگر تم کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی نرمی اور رحم دلی دکھاؤ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحم دلی کے طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی چھری خوب تیز کر لو اور اس طرح سے اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ“۔

ایک روایت ہے بخاری کتاب التوحید میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ اس اثنا میں آپ کے پاس ایک بیٹی کا پیغام آیا جو آپؐ کو اپنے بیٹے کی موت کے وقت بلا رہی تھی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے پیغام لانے والے کو کہا جاؤ اور ان کو بتاؤ کہ جو اس نے لیا یعنی اللہ نے لے لیا ہے۔ وہ اللہ ہی کا تھا اور جو اس نے عطا کیا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ اور ہر ایک چیز کی اس کے نزدیک ایک مدت مقرر ہے۔ پس تم انہیں کہہ دو کہ وہ صبر کریں اور صبر کو ہی نیکی کا حصول سمجھیں۔ وہ پیغامبر گیا اور پھر لوٹ آیا اور کہا یا رسول اللہ آپؐ کی بیٹی نے قسم دے کر کہا ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ اس پر نبی اکرم کھڑے ہوئے اور آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن جبل بھی روانہ ہوئے۔ بچہ نزع کی حالت میں تھا کہ اسے آنحضرت ﷺ کی گود میں دیا گیا۔ بچہ کی یہ حالت دیکھ کر آنحضور ﷺ کی آنکھیں بھر آئیں اور آنسوؤں سے بہنے لگیں۔ اس پر سعد نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا؟۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ” هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهٖ “۔ کہ یہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دل میں رکھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے“۔ (صحیح بخاری کتاب التوحید باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ امته الی توحید الله تبارك وتعالیٰ)۔ پس رحمت ہی حقیقت میں ہر چیز پر حاوی ہے اور اگر رحمانیت نہ ہو اور رحمت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہے۔

کئی دفعہ مَیں نے سوچا ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت میں سے پہلے کون ہے اور بعد میں کون ہے تو بعض پہلوؤں سے جب سورۃ فاتحہ کے الفاظ پر غور کرتے ہیں تو ربوبیت پہلے ہے اور رحمانیت اور رحیمیت بعد میں آتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پہلو سے ربوبیت کو پہلے قرار دیا ہے لیکن غور کرو تو رحمانیت، ربوبیت سے بھی پہلے نظر آتی ہے۔ اب انسان خدا سے کب مانگنے گیا تھا جبکہ کچھ پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ انسان کو لکڑی کے علاوہ کوئلہ کی بھی ضرورت پڑے گی اور کوئلہ کی دریافت اس وقت ہوئی جبکہ ریلوے انجن کی دریافت بھی ہو گئی تھی۔ اس وقت کوئلہ کی ضرورت تھی اور خدا تعالیٰ نے کوئلہ کی ایجاد کر دی۔ اس کو کہتے ہیں ایکسٹرنل Combustion انجن۔ یعنی ایسا انجن جس کو گرمی باہر سے پہنچائی جائے۔ تو اس وقت تک پٹرول کی کوئی ایجاد نہیں تھی۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے دیکھا کہ انسان پٹرول پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا دماغ ترقی کر کے انٹرنل کمبسچن انجن بھی بنا سکتا ہے یعنی موٹر کا انجن جس میں جو جلنے والا مادہ ہے یعنی پٹرول اندر سے جلتا ہے۔ تو ریلوے گاڑی کا انجن ہے ان میں اندر نہیں جل رہا ہوتا وہ باہر جل رہا ہوتا ہے۔ اس سے بھاپ بنتی ہے اور پٹرول سے جو Piston کے اندر ہی جل رہا ہوتا ہے موٹر چلتی ہے۔ تو اس وقت پٹرول ایجاد کر دیا یعنی انسان کو پٹرول کی خبر دے دی جب اس کا دماغ پٹرول بنانے کی اور اس سے استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا تھا۔ کوئی بھی اتفاقی حادثہ نہیں۔ یہ رحمانیت کے جلوے ہیں اور آپ دیکھیں کہ رحمانیت کے نتیجہ میں اربوں سال پہلے ڈائناسورس (Dinasoars) اچانک تباہ کر دئے گئے۔ اب بظاہر دیکھنے میں تو یہ ظلم ہے کہ جانوروں کو تباہ کر دیا گیا۔ سمندر میں بعض آسمان سے ٹکڑے گرنے کے نتیجہ میں ایسی تبدیلیاں رونما ہوئیں کہ اس کی وجہ سے دھند سی اٹھی اور وہ تمام مخلوقات جو سبزی پر اپنی زندگی گزار رہی تھی اور ایک دوسرے کو بھی کھا رہی تھی وہ ساری کی ساری تھوڑے عرصہ میں مر کر ختم ہو گئیں۔ اور ختم ہو کر ضائع نہیں ہوئیں، خدا تعالیٰ تو بالکل ضیاع نہیں کرتا، ایک ذرہ کا بھی ضیاع نہیں کرتا وہ زیر زمین دفن ہوئیں اور ان سے تیل بنا۔ تو اب اگر جو موٹر پر بیٹھ کے یا گاڑی، بس میں بیٹھ کے آتا ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ڈائناسور پر بیٹھا ہوا ہے کیونکہ ڈائناسور کا ہی تیل بنا ہے جس پر وہ سوار ہوا ہوا ہے۔ جو درخت تھے وہ بھی دب کے بعض دفعہ اتنے گہرے دب گئے کہ تیل میں تبدیل ہو گئے۔ پھر ہیرے جواہرات بھی انہیں درختوں سے بنے جو اتنے دباؤ میں دب گئے تھے کہ اس کے نتیجہ میں ان کا کوئلہ بنا اور کوئلہ پتھر بن گیا اور پتھر سے ہیرے بن گئے۔ تو خدا تعالیٰ کی تخلیق جو ہے یہ حیرت انگیز ہے۔ اس کی صفات پر جتنا بھی غور کریں وہ لامتناہی ایک کے بعد دوسری صفت پھوٹتی چلی جاتی ہے۔

تو آج کے خطبہ میں مَیں نے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس رکھے تھے وہ تو اب بیان نہیں کر سکتا کیونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے آئندہ خطبہ میں بھی یا تو وہ حدیثیں بیان کروں گا جو اس خطبہ سے بچا کے اگلے خطبہ کے لئے رکھ لی تھیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کی باری آئے گی۔ تو بہرحال یہ سلسلہ مضامین جو ان خطبوں کے لئے میں نے چنا ہے بہت ہی لطیف ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت اور اس کی تمام صفات کا لامتناہی ذکر ہے۔ اگر ایک ایک صفت کو بیان کرنا شروع کیا جائے تو اس کی بھی بہت سی شکلیں پھوٹتی چلی جائیں گی۔ تو میں امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ ہمیں، آپ کو اور مجھے ان صفات باری تعالیٰ پر نہ صرف سچے غور کی توفیق عطا فرمائے گا بلکہ ان کے نتیجہ میں ہمیں ان کو اپنانے کا بھی موقع عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆......☆......☆......☆

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کی

تعلیمی و تربیتی کلاس

(عبدالسلام عارف، مہتمم تعلیم و تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کو اپنی ۹ویں تعلیمی و تربیتی کلاس مورخہ ۲ر، ۳ر، اور ۴ر فروری بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کی تیاری کے سلسلہ میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تاکہ صحیح منصوبہ بندی کی جاسکے۔ چنانچہ کمیٹی نے مختلف مجالس کو مختلف فرائض سونپے جن میں ضیافت، وقارِ عمل، رجسٹریشن، رہائش اور صلوٰۃ و ڈسپلن شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق یہ کلاس مورخہ ۲ر فروری کو سہ پہر ساڑھے تین بجے محترم امیر صاحب بلجیم کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک اور عہد کے بعد نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں کلاس کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور خدام و اطفال کو تاکید کی کہ وہ دوران کلاس زیادہ سے زیادہ روحانی فوائد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی کلاس کا باقاعدہ آغاز ہو گیا۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے مجلس کی پالیسی رہی ہے کہ تمام خدام و اطفال کو نماز باترجمہ، قرآن پاک سادہ و باترجمہ اور قرآن پاک کے منتخب حصے یاد کرائے جائیں۔ اس لئے اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ کلاسوں کا اہتمام کیا گیا تھا جن میں خدام و اطفال کو نماز باترجمہ، قرآن پاک ناظرہ و حفظ قرآن سکھائے گئے۔ ہر روز صبح کے وقت نماز تہجد ہوتی رہی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم کا سلسلہ جاری رہا۔

اس مرتبہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا گیا کہ تعلیم و تربیت کے سلسلے میں ایسے لیکچر رکھے جائیں جن سے خدام کو یورپ میں واسطہ پڑتا ہے۔ چنانچہ تعلیم کے تحت لیکچرز میں اسلام میں عورت کا مقام، اسلامی جہاد اور دہشت گردی میں فرق، بائبل کا تعارف جیسے اہم موضوعات شامل تھے۔ جبکہ تربیت کے سلسلے میں قیام الصلوٰۃ، سگرٹ نوشی کے نقصانات اور اخوتِ اسلامی جیسے موضوعات پر لیکچرز شامل تھے۔ لیکچرر صاحبان جن میں مکرم این اے شمیم صاحب، مکرم عطاء ربی صاحب، مکرم مقصود الرحمٰن صاحب، مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب اور مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مبلغ سلسلہ شامل تھے نے نہایت محنت سے لیکچرز تیار کئے اور دلنشین انداز میں خدام کے سامنے پیش کئے۔ ہر لیکچر کے بعد خدام کو اجازت تھی کہ وہ لیکچرر صاحبان سے مزید سوالات کر کے علم میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

کلاس کے پہلے دن حاضری کم تھی مگر دوسرے اور تیسرے دن وہ خدام جو اپنے کام یا کسی اور مصروفیت کی وجہ سے پہلے دن شامل نہ ہو سکے تھے، شامل ہوتے گئے اور کلاس کے آخری دن حاضری ۱۱۳ تک جا پہنچی۔ اس کے علاوہ کئی خدام رجسٹریشن نہ کروا سکے۔ اطفال کی آخری حاضری ۳۳ رہی جو کہ پچھلے سال سے ۳۰ فیصد زیادہ ہے۔

جمعۃ المبارک اور ہفتہ کی شام کو دو سوال و جواب کی محافل منعقد ہوئیں جن میں محترم امیر صاحب، محترم مربی صاحب اور صدر صاحب مجلس نے خدام و اطفال کے مختلف سوالوں کے نہایت مدلل انداز میں جوابات دئے۔

اتوار کے دن چند پروگراموں میں تبدیلی کر کے خصوصی طور پر ایک تبلیغی سیمینار منعقد ہوا۔ جس میں مکرم امیر صاحب بلجیم، سیکرٹری صاحب تبلیغ بلجیم اور مربی سلسلہ نے شرکت کی اور تبلیغ کے کام کو مؤثر انداز سے آگے بڑھانے کے سلسلہ میں گفت و شنید کی۔

خدام کی کلاس کے ساتھ ساتھ اطفال کی کلاسیں بھی علیحدہ منعقد ہوئیں۔ مہتمم اطفال مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب نے بڑی محنت سے سارے انتظامات کئے۔ اطفال کو بھی نماز سادہ و ترجمہ، ترجمۃ القرآن، قرآنی دعائیں، احادیث اور قرآن پاک حفظ سکھانے کی کوشش کی گئی۔ اس کے علاوہ مکرم مربی صاحب اطفال، مکرم منیر احمد صاحب انجم، شیخ عطاء صاحب، مربی صاحب، محمود احمد خان صاحب، نعیم احمد شاہین صاحب اور محمد احمد بھاگٹ صاحب نے لیکچرز دئے۔

مورخہ ۴ر فروری بروز اتوار سہ پہر پونے چار بجے اختتامی سیشن ہوا جس کی صدارت مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بلجیم نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا جس کے بعد مہتمم صاحب تعلیم و تربیت نے کلاس کی رپورٹ پیش کی۔ صدر صاحب مجلس نے اپنے خطاب میں امسال حاضری پر تشویش کا اظہار کیا اور حاضر ہونے والے خدام و اطفال کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے محض للہ اپنے ضروری کاموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کلاس میں شرکت کی اور روحانی فوائد حاصل کئے۔

اس کے بعد تقسیم انعامات کا مرحلہ آیا۔ وہ خدام و اطفال جنہوں نے کلاس کے دوران تحریری و زبانی امتحانات میں پہلی اور دوسری پوزیشن حاصل کی انہیں مکرم امیر صاحب نے انعامات دئے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا۔

مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں خدام پر زور دیا کہ مقامی زبان سیکھیں اور کسی نہ کسی پیشہ میں مہارت حاصل کریں کیونکہ اس کے بغیر یورپ میں وہ ترقی نہیں کر سکتے۔ دوسری اہم بات جو آپ نے کہی وہ یہ تھی کہ نظام جماعت کی پابندی ہر حال میں کی جائے اور سب سے اہم تبلیغ کی طرف توجہ دی جائے۔ آپ نے خدام و اطفال کو یہ بھی بتایا کہ کس طرح مقامی لوگوں کو تبلیغ کی جاسکتی ہے۔

آخر میں دعا ہوئی اور اس طرح یہ بابرکت کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ کلاس کے دوران ڈسپلن مثالی رہا۔ اور خدام و اطفال نے کلاس سے بھرپور استفادہ کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجلس کی اس حقیر سی کاوش کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی ایسی کلاسیں تسلسل سے منعقد کرنے کی توفیق ملے۔ اور ہم حضور ایدہ اللہ کی توقعات، جو آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ سے وابستہ کی ہیں، پر پورا اترنے والے بنیں۔

ایری ٹیریا (Eriteria) مشرقی افریقہ میں ہمارے داعیان الی اللہ اور معلمین کی مساعی کی چند تصویری جھلکیاں

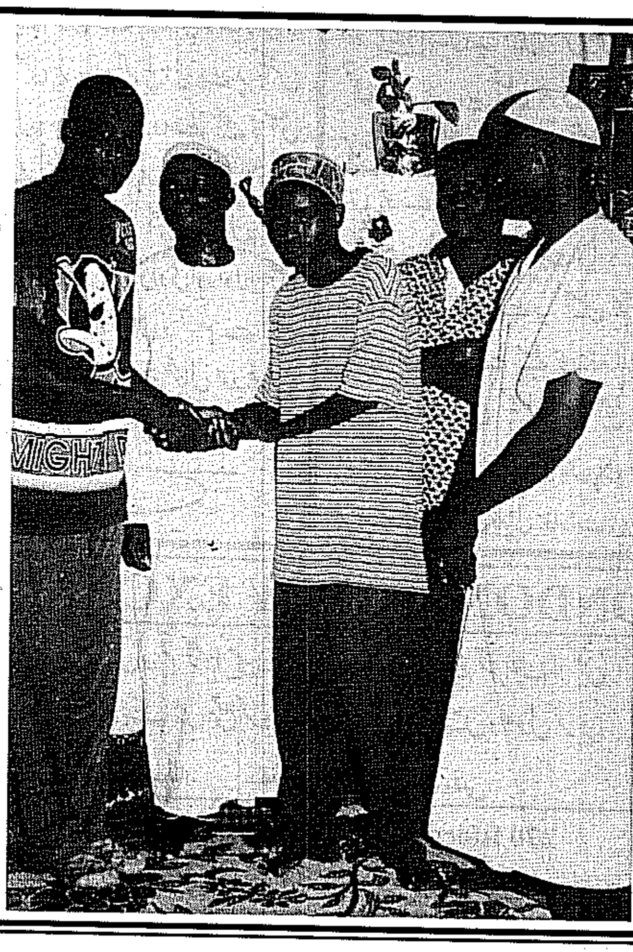

بقیہ: ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب کامٹویؓ
از صفحہ نمبر ۱۲

فرمایا کہ بھائی! میں کھانا تو گھر سے کھا آیا ہوں اور اب مجھے کھانے کی ضرورت نہیں اور یہ جو نقدی آپ پیش کر رہے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر انعام مجھے مل چکا ہے۔ یعنی اپنے آقا و مولیٰ رسول اکرم ﷺ کے محاسن بیان کرنے کا آپ جیسے فہمیدہ طبقے میں جو مجھے موقع ملا وہی میرا سب سے بڑا انعام ہے۔ اس پر آپ نے رقم لینے سے انکار کر دیا۔ آپ کی اس بے نفسی اور قناعت کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ اس کے بعد کئی طالب علم آپ کے درس میں جو بیرون دہلی دروازہ احاطہ میاں چراغدین میں ہوتا تھا باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے اور ان میں سے کئی ایک احمدی بھی ہو گئے۔ چنانچہ ان میں سے ایک طالب علم نصیر بخش صاحب بلوچ کا نام اب تک مجھے یاد ہے۔

حضرت خلیفہ اوّلؓ کی دعا کا اثر

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میں خدا سے دعا کروں گا کہ وہ آپ کو دنیاوی نمبرداریاں عطا کرے گا۔ سو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سی نمبرداریاں عطا کیں۔ اس وقت میں صرف چھ سات جماعتیں پڑھا ہوا تھا۔ نہ اس وقت میرے پاس کوئی دنیاوی وسائل تھے نہ کوئی جائیداد تھی۔ محض خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی دعا تھی۔ اس میں میری کوئی ذاتی خوبی نہ تھی۔ ایک دفعہ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے دنیا میں صرف دو کیمیاگر دیکھے ہیں۔ ایک حضرت ابو بکرؓ تھے جنہوں نے دنیا کا سب کچھ حضورؐ پر نثار کر دیا تھا اور ایک یہ خاکسار ہے جس نے دنیا کا سب کچھ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مشن پر لگا دیا اور آج آپ سب لوگوں کی گردنیں خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ یہ دعا ایک ایسے خلیفہ کی تھی جس کے ذریعہ میں نے بڑی ترقی کی۔

۱۹۲۲ء میں ڈاکٹری تعلیم حاصل کرنے کے بعد مجھے فوج میں کمیشن ملا۔ وہاں سے افریقہ جانے کا موقع ملا جہاں میں بڑے اعزاز سے رہا۔ ۱۹۲۸ء میں میں نے فوج سے علیحدگی اختیار کی۔ کامٹی سٹی میں رہائش پذیر ہو کر پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ دوست مجھے کامٹی کہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے بارہ سال تک وہاں میونسپل کمشنر رہا۔ میری بیوی بھی میونسپل کمشنر رہی۔ اللہ تعالیٰ نے رزق میں فراخی دی اور اولاد بھی عطا فرمائی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ عہدوں پر متعین ہیں۔ اور سب خوشحال اور خوش خصال ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

دنیا کے جنوب سے

(مرسلہ: قمر داؤد کھوکھر۔ مبلغ سلسلہ میلبورن، آسٹریلیا)

آسٹریلیا کی خشک جھیل کی رونق واپس آنے لگی

گزشتہ سال آسٹریلیا کی ریاست کوئینز لینڈ میں بارشوں کی کثرت سے ساؤتھ آسٹریلیا کی خشک جھیل Lake Eyre بھی پانی سے بھرنا شروع ہو گئی ہے اور اس میں نباتاتی اور حیوانی زندگی کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں۔ ہزاروں پیلی کن (Pelican) اور دوسرے آبی پرندے جھیل کے شمالی حصہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں جہاں سے اس جھیل میں پانی داخل ہوتا ہے۔

لیک آئر آسٹریلیا کی سب سے بڑی ایسی جھیل ہے جو نمک کی جھیل کہلاتی ہے اور آسٹریلیا کی ریاست ساؤتھ آسٹریلیا کے درمیان میں واقع ہے۔ یہ جھیل ۹۳۰۰ مربع کلومیٹر رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس جھیل کی خاص اور انوکھی بات یہ ہے جو دنیا کی دوسری جھیلوں سے اسے ممتاز کرتی ہے کہ یہ جھیل بالعموم خشک رہتی ہے اور اس کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ آسٹریلیا کے سب سے زیادہ گہرے مقام کا درجہ بھی رکھتی ہے اور اس کا سب سے گہرا مقام سطح سمندر سے پچاس فٹ نیچے ہے۔

اس جھیل کو سب سے پہلے ۱۸۴۰ء میں ایک یورپین باشندے ایڈورڈ جان آئر نے دیکھا تھا جس کے بعد اسی کے نام پر اس جھیل کا نام لیک آئر (Lake Eyre) رکھ دیا گیا۔

یہ جھیل عام طور پر خشک رہتی ہے۔ کبھی کبھار بارشوں کی کثرت سے اس میں پانی آ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بہت کم بارش والا علاقہ ہے جہاں پورے سال میں پانچ انچ سے بھی کم بارش ہوتی ہے۔ گزشتہ صدی میں صرف دو مرتبہ ۱۹۵۰ء اور ۱۹۷۴ء میں یہ جھیل مکمل طور پر پانی سے پُر ہوئی تھی۔ اور جب یہ مکمل بھرتی ہے تو پھر دو سال کے عرصہ میں بالکل خشک ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس علاقہ میں جو بے آب و گیاہ ریگستانی علاقہ ہے، پانی کے بخارات بننے کی شرح بہت زیادہ ہے اس لئے جن ندی نالوں کے پانی سے یہ جھیل بھرتی ہے ان کا پانی جھیل تک پہنچنے سے پہلے ہی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ اور یہی عمل جھیل میں بھی ہوتا ہے۔ جب بارشوں کی کثرت سے اس میں پانی آتا ہے تو کچھ ہی عرصہ کے بعد اس کا پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔ اور زمین کی سطح پر نمک کی تہہ باقی رہ جاتی ہے۔ نمک اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ جھیل کے جنوبی حصہ میں اس نمک کی تہہ کی موٹائی اٹھارہ انچ تک ہو جاتی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ گزشتہ سال کی بارشوں کے نتیجہ میں یہ جھیل ستر فیصد تک بھر چکی تھی لیکن اس سال جنوری ۲۰۰۱ء تک اس کا سارا پانی بخارات بن کر اڑ چکا تھا۔ اور اب یہ مسلسل دوسرا سال ہے کہ یہ جھیل پانی سے پُر ہو رہی ہے اور اس میں زندگی اور رونق کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔

(ماخوذ از: روزنامہ The Age میلبورن۔ ۲۶/مارچ ۲۰۰۱ء)

☆......☆......☆......☆

منہ کھر کی بیماری کے بعد اہل برطانیہ کا آسٹریلیا کی طرف رجحان

برطانیہ اور چند دیگر یورپی ممالک میں جانوروں کی بیماری "منہ کھر" کے پھیلنے کے بعد برطانیہ میں بھیڑوں کا کاروبار کرنے والوں اور زمینداروں میں آسٹریلیا کی طرف رخ کرنے کا رجحان پیدا ہو رہا ہے۔ ایک اخباری خبر کے مطابق آسٹریلیا کی ریاست تسمانیہ میں برطانوی لوگ مضافاتی علاقوں میں کاشت کے قابل زمینیں خرید رہے ہیں کیونکہ اس ریاست کی آب و ہوا اور موسم برطانیہ کے بعض علاقوں سے ملتا جلتا ہے۔ اور چند ماہ میں اب تک ۹ ملین ڈالرز مالیت کی زمینیں برطانوی لوگ خرید چکے ہیں۔

برطانیہ میں بھیڑوں کا کاروبار کرنے والوں اور زمینداروں کے لئے آسٹریلیا میں کشش اس لئے بھی ہے کہ برطانیہ کے مقابلے میں یہاں کی زمینیں سستی اور مویشی ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہیں۔ برطانیہ میں ۲۰۰ ہیکٹر زمین کے عوض آسٹریلیا میں ایک ہزار ہیکٹر زمین خریدی جا سکتی ہے۔ (ایک ہیکٹر کم و بیش اڑھائی ایکڑ کا ہوتا ہے)

اس صورت حال کے پیش نظر آسٹریلیا کے پراپرٹی ایجنٹ برطانیہ میں آسٹریلیا کی زمینوں کی فروخت کے لئے کثرت سے اشتہارات دے رہے ہیں تاکہ وہ برطانیہ کے لوگوں کو آسٹریلیا میں زمین خریدنے پر آمادہ کر سکیں۔

(ماخوذ: از روزنامہ The Age میلبورن۔ ۳۰/مارچ ۲۰۰۱ء صفحہ ۱)

بہت بڑا بوجھ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"دعا کے ذریعہ جب ایک مسلمان میدان جہاد میں داخل ہوتا ہے تو ساری دنیا کی طاقتیں اس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اس لئے تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے، آج کے بعد ان کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا۔ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸/جنوری ۱۹۸۳ء)

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

We are happy to inform you that now we are
Microsoft certified professional IT training center
with all facilities of Microsoft certifications, all updates and testing center.
We have hostel with German and Pakistani food facilities.
Note: Ask about for special discounts for Ahmadi students.
For more informations and registration contact:
Microsoft certified professional IT training Center
Mansoor khalid , Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359
E-mail:profiittranicenter @ yahoo.de
www.it-professional-trainings.itgo.com (German)
www.profi-it-trani-center.via.t-online.de (English)
چھٹیوں کے دوران MCSE2000 اور MCDBA کلاسز کا اجراء، طلباء کے لئے خصوصی رعایت

LONDON MONEY EXCHANGE
پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں
رابطہ: مبشر احمد صدیقی
270 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD
Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

دلچسپ حالات وسبق آموز واقعات

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامٹوی مرحوم

(دوسری قسط)

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی دعا کا فوری کرشمہ

دوران قیام قادیان ہی کا ایک نہایت اہم واقعہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی اس دعا کا پہلا نتیجہ تھا جس میں حضور نے یہ دعا کی تھی کہ تم میرے حکم سے جو نمبرداری چھوڑ رہے ہو ،اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے عوض کئی نمبرداریاں دے گا۔ واقعہ یہ ہوا کہ وہی سابق سزایافتہ سردار بھگت سنگھ جو میری ٹانگ کاٹنے کی فکر میں تھا تصرف الٰہی کے ماتحت ایک ڈکیتی کیس میں ماخوذ ہو گیا۔ وہ ڈکیتی اس علاقہ کے ایک سردار ساکھا سنگھ ساکن ملیاں کے گھر میں ہوئی تھی۔ ڈاکو سردار صاحب کو زخمی کرکے چالیس ہزار روپیہ لوٹ کر لے گئے تھے۔ اس وقوعہ سے علاقے میں بڑی دہشت پھیل گئی تھی اور گورنمنٹ کی پولیس بھی اس وقت پوری چھان بین اور پکڑ دھکڑ میں مصروف ہو گئی تھی۔ اس علاقہ کے تمام مشتبہ افراد پکڑ لئے گئے ۔ ان میں میری پھوپھی زاد بہن کا خاوند بھگت سنگھ بھی شامل تھا۔ پولیس اپنے دستور کے مطابق تمام ملزموں پر بڑی سختی کر رہی تھی ۔ پولیس کی مارپیٹ اور جبر و تشدد سے تنگ آکر بھگت سنگھ نے میرے والد کو کہلا بھیجا کہ میں اس وقت پولیس کی گرفت میں ہوں اور دس سال جیل میں رہ کر اتنی تکلیف نہیں ہوئی جتنی ان دنوں ہو رہی ہے ۔ آپ یقین کریں میں نہ چور ہوں، نہ ڈاکو اور اس معاملہ میں قطعاً بیگناہ ہوں۔ قادیان سے اگر کوئی بڑا آدمی آکر میری سفارش کر دے تو میں چھوٹ سکتا ہوں۔ مہربانی کر کے آپ میرے لئے قادیان سے سفارش کا انتظام کریں۔ میرے والد صاحب سردار بڈھا سنگھ قریباً دس اور معزز سکھ سرداروں کا وفد لے کر قادیان آئے اور بھگت سنگھ کی ناگفتہ بہ حالت اور اسے رہائی دلانے کا ذکر کیا۔ اس پر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر تمام حالات بیان کئے۔ حضور نے فرمایا میرے پاس تم سے بڑا آدمی اور کون ہے۔ تم خود ہی پولیس کے پاس چلے جاؤ اور جو بھی پولیس افسر ہو اس سے جاکر کہو کہ نورالدین نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ ہمارے رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ سفارش کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔ کسی بیگناہ کی سفارش کرنا جائز ہے۔ ماننا یا نہ ماننا حاکم کا کام ہے۔ اس مفہوم کی ایک حدیث بھی حضور نے پڑھی جس کے اصل الفاظ مجھے اس وقت یاد نہیں۔

اُسی وقت میں موضع ٹھیکری والا متصل قادیان جہاں پولیس نے مجرموں کو اکٹھا کر رکھا تھا پہنچا اور بے دھڑک پولیس افسر کے سامنے جاکر اپنا تعارف کرایا۔ اور وفد کے آنے کا سارا واقعہ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا پیغام من و عن پہنچادیا۔ پولیس افسر نے اسی وقت بھگت سنگھ کو بلوا کر کہا کہ اگر ہم چاہیں تو تمہیں سات سال تک کی قید دلوا سکتے ہیں۔ میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا لیکن اس نوجوان کی سفارش پر ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔ یہ سنتے ہی بھگت سنگھ میرے پاؤں پر گر پڑا۔ وہ بار بار شکریہ ادا کر رہا تھا اور مجھے اپنا محسن تصور کر رہا تھا۔ اسی وقت میرے والد صاحب بھی مع دیگر اراکین وفد کے وہاں پہنچ گئے ۔ جب انہوں نے بھگت سنگھ کو اس طرح اظہار تشکر کرتے ہوئے دیکھا تو کہا "بھگت سنگھ جانتے ہو یہ لڑکا کون ہے؟" (بھگت سنگھ نے ایک عرصہ سے مجھے نہیں دیکھا تھا اور دس سال قید سے واپس آنے کے بعد بھی میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی تھی)۔ اس نے کہا میں نہیں جانتا کہ میرے محسن کا کیا نام ہے اور کون ہے۔ اس پر میرے والد نے کہا کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کے مسلمان ہونے کی خبر سن کر تم نے اس کی ٹانگ کاٹ دینے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ اس پر وہ بے ساختہ بولا: "سردار جی! یہ تو بڑا آدمی بن گیا ہے اور اس کی طرف جو بھی ٹیڑھی نظر سے دیکھے گا میں اس کو تھاں مار دوں گا"۔ اس کے بعد بھگت سنگھ میرا فدائی بن گیا اور وقتاً فوقتاً میرے لئے تحفے تحائف لاتا رہا۔ اور اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی دعا کا پہلا ثمرہ مجھے اس عزت افزائی کی صورت میں مل گیا۔ فالحمد للہ علی ذٰلک

ادھر جب میں پولیس افسر کا شکریہ ادا کر کے واپس جانے لگا تو وہ مجھے علیحدگی میں لے گیا اور کہا: "حضرت حکیم نورالدین صاحب کی خدمت میں میرا دست بستہ سلام عرض کر دینا اور میری طرف سے یہ بھی عرض کرنا کہ حضور نے یہ بہت ہی چھوٹا سا کام ہے جس کا مجھے ارشاد فرمایا ہے۔ اگر اس سے بڑا کام بھی ہوتا تو میں اسے بخوشی سرانجام دیتا۔ اور بطور یاددہانی عرض کرنا کہ میرا نام دلاور علی شاہ ہے اور میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہوں۔ ایک دفعہ مجھ پر لقوہ کا شدید حملہ ہو گیا تھا تو حضور کے علاج سے میں شفایاب ہو کر کام کرنے کے قابل ہوا۔ میں دنیاوی جھگڑوں میں اتنا پھنسا ہوا ہوں کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شکریہ ادا کرنے کی بھی فرصت نہیں ملی۔ میں عنقریب نذرانہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونگا۔ میں آپ کے احسان کو نہیں بھولا۔

میں نے قادیان واپس آکر یہ تمام ماجرا بالتفصیل حضور کی خدمت میں ذکر کیا۔ اس پر حضور نے الحمد للہ کہا اور فرمایا کہ یہ سب نورالدین کے مولا کے تصرفات ہیں۔

ایک گیانی کو لاجواب کرنا

میرے دوران قیام قادیان ہی کا ذکر ہے کہ جب سکھوں کا جوش وخروش ختم ہو گیا اور فضا صاف ہو گئی تو میں کبھی کبھار اپنے گاؤں موضع کٹھ میں اپنے والدین سے ملنے جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب میں وہاں گیا تو میرے والدین نے ایک سکھ گیانی کو میرے سمجھانے کے لئے خاص طور پر بلایا ہوا تھا۔ رات کو ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ جو وہ سوالات کرتا تھا میں جواب دیتا تھا۔ کبھی میں سوالات کرتا تھا اور وہ جواب دیتا تھا۔ بالآخر لمبی گفتگو سے تنگ آکر اس نے اپنے خیال میں ایک بہت بڑا وزنی سوال مجھ پر کیا کہ عبدالرحمٰن تم مجھے بتاؤ کہ تمہیں خدا نے سکھوں کے گھر پیدا کیا لیکن اب تم مسلمان ہو گئے ہو گویا تمہاری نگاہ میں خداتعالیٰ نے سکھوں کے گھر پیدا کر کے غلطی کی اور تم نے مسلمان ہو کر یہ خدا کی آپ غلطی نکالی ہے۔ اس کے اس سوال پر تمام اہل مجلس میرا جواب سننے کے لئے میری طرف نظریں اٹھا کر بیتابانہ دیکھنے لگے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے فی الفور اس کا جواب سکھایا۔ میں نے کہا گیانی صاحب میں نے تو خداتعالیٰ کی کوئی غلطی نہیں نکالی۔ البتہ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت پر عمل کیا ہے لیکن تم اپنے اعتراض کی بنا پر خود خداتعالیٰ کی کئی غلطیاں نکالنے کے مرتکب ہو رہے ہو۔ کہنے لگا: "وہ کیسے؟" میں نے کہا جب سے تم پیدا ہوئے ہو تم غلطیاں ہی نکال رہے ہو۔ میں نے کہا بتاؤ کہ جب تم پیدا ہوئے ننگے پیدا ہوئے تھے یا کپڑے پہن کر آئے تھے؟ ساری دنیا جانتی ہے کہ تم ننگے پیدا ہوئے تھے اور اب تم نے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ پھر تم نے کڑا نہیں پہنا ہوا تھا، اب تم نے کڑا پہنا ہوا ہے، کنگھا لیا ہوا ہے، کیس رکھے ہوئے ہیں اور کرپان لگا رکھی ہے اور کچھرا پہنا ہوا ہے یعنی کیا یہ پانچ ککّے پیدا ہوتے وقت ساتھ لائے تھے؟ پھر تم نے یہ تبدیلی کیوں کی۔ پھر خدا نے ماں کے ذریعے تمہیں دودھ پلایا تھا اور اب تم روٹیاں پکا کر کھاتے ہو حالانکہ اس نے تمہارے لئے صرف گندم اگائی ہے۔ تم بالیاں سمیت اس کو کیوں نہیں کھا جاتے، کیوں پیستے ہو اور کیوں پکاتے ہو۔ کیا تم اس طرح خداتعالیٰ کی غلطیاں نہیں نکالتے؟ اس پر وہ کہنے لگا کہ یہ تو ہم اپنی عقل سے اپنی زندگی کی ضروریات کا سامان کرتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ جب تم اس فانی جسم کے لئے اتنی تدابیر اختیار کر سکتے ہو تو کیا مجھے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی روح کی بقا اور نجات کے لئے خدا کی رہنمائی کو قبول کروں۔ اس پر وہ لاجواب ہو کر میرے والدین سے کہنے لگا کہ آپ کا بیٹا اب سدھرنے والا نہیں۔

ایک عیسائی پادری کا لاجواب ہونا

دوران قیام لاہور میڈیکل کالج ہوسٹل کا واقعہ ہے کہ وہاں کالج کے ہوسٹل میں میرے ساتھ کئی دوسرے طلباء بھی مقیم تھے جنہیں میں تبلیغ کرتا رہتا تھا۔ ایک طالبعلم جس کا نام جلال الدین تھا جو میرا کلاس فیلو ہونے کے علاوہ روم فیلو بھی تھا وہ کافی عرصہ سے عیسائیت سے متاثر تھا۔ ایک دن میں نے انہیں ایک انگریز پادری کے نام درخواست لکھتے ہوئے دیکھ لیا جس میں اس نے لکھا تھا کہ "مجھے دین اسلام میں کوئی حقیقت نظر نہیں آتی اور مسلمانوں کی حالت بھی بہت گری ہوئی ہے ۔ مجھے دین مسیح میں سچائی نظر آتی ہے اور مسیحی لوگ بھی اچھے بااخلاق اور Forword ہیں اس لئے میں بپتسمہ لینا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے آپ مجھے وقت دیں"۔ میں نے جب اس کی یہ درخواست دیکھی تو میرے دل میں ایک زبردست تحریک پیدا ہوئی کہ انہیں پرحکمت طریق سے اس ارادہ سے باز رکھنا چاہئے۔ میں نے انہیں کہا کہ بھائی جلال الدین میں نے آپ کی یہ چٹھی پڑھ لی ہے ۔ مجھے اتفاق ہے کہ واقعی مسلمانوں کی حالت بہت گری ہوئی ہے اور قابل اصلاح ہے کیوں نہ ہم دونوں اکٹھے ہی پادری صاحب کے پاس چلیں اور اکٹھے ہی بپتسمہ لیں۔ اس پر وہ بہت خوش ہوا کہ مجھے ایک اور ساتھی اور ہمنوا مل گیا ہے اور کہنے لگا ضرور آپ بھی میرے ساتھ چلیں۔ چنانچہ مقررہ دن جو غالبًا اتوار کا دن تھا ہم دونوں اکٹھے عیسائیت کے تبلیغی مرکز میں پہنچ گئے۔ پادری صاحب کو اطلاع کروائی کہ دو متلاشیان حق بپتسمہ لینے آگئے ہیں آپ تشریف لے آئیں۔ پادری صاحب کے ارشاد کے مطابق ہمیں ڈرائنگ روم میں بٹھادیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمیں چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے ۔ چائے نوشی کے دوران میں میں نے ڈاکٹر جلال الدین سے کہا کہ ہم ایک بہت بڑا قدم اٹھانے لگے ہیں یعنی اسلام چھوڑ کر عیسائیت کی آغوش میں ہم نے چلے جانا ہے اگر آپ اجازت دیں تو پادری صاحب سے میں اپنے شکوک بھی رفع کرلوں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں، آپ ضرور پادری صاحب سے تسلی کریں۔ اتنے میں پادری صاحب بھی تیار ہو کر ہمارے پاس پہنچ گئے۔ میں نے عرض کی کہ پادری صاحب بپتسمہ لینے سے قبل میں جناب سے اپنی تسلی کے لئے چند باتیں پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ اس کی اجازت دیتے ہیں؟ ان کے جواب کا انتظار کئے بغیر ہی میں نے سوال کیا کہ یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے ہمارے سب گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پادری صاحب نے کہا ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کہ کفارہ پر ایمان لانے سے کیا یہ فائدہ بھی پہنچتا ہے کہ انسان سے گناہ کی طاقت ہی سلب ہو جاتی ہے یا یہ کہ انسان جو بھی گناہ کرے وہ سب معاف ہوتے جاتے ہیں۔ میرا یہ سوال سنتے

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson

Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street

London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Fax: 020 8871 9398

Mobile: 0780-3298065

ہی غصہ میں آکر فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے چلا کر کہا: You are Qadianies get away from here. تم لوگ قادیانی ہو یہاں سے چلے جاؤ۔

میرا ساتھی پادری صاحب کے اس رویہ کو دیکھ کر سخت حیران رہ گیا۔ میں نے کہا کہ آپ تو اس کے اخلاق کی بہت تعریف کرتے تھے کیا بااخلاق آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں؟ اس پر ڈاکٹر جلال الدین نے کہا کہ اس وقت پادری صاحب کا موڈ ٹھیک نہیں ہے چلو پھر کسی وقت آئیں گے۔ چنانچہ ہم کمرے سے اٹھ کر باہر کمپاؤنڈ میں آئے تو کچھ مہتر لوگ جو عیسائی ہوگئے تھے بن ٹھن کر گرجا میں جانے کے لئے جمع ہو رہے تھے۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا ڈاکٹر صاحب انہیں دیکھ لو، بپتسمہ لینے کے بعد یہی ہماری برادری ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب نے تنک کر کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، ہم ایسے لوگوں میں کبھی شامل نہیں ہوسکتے۔

میں نے واپس آکر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور ایمان افروز کتاب "کشتیٔ نوح" پڑھنے کے لئے دی جس میں حضور علیہ السلام نے اسلام کی پاکیزہ تعلیم، اسلام اور عیسائی عقائد کا موازنہ نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں ذکر فرمایا ہے۔ درحقیقت یہ کتاب روحانی پیاسوں کے لئے آبِ حیات کا حکم رکھتی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب پڑھنی شروع کردی۔ اس کتاب کا ہر لفظ، ہر سطر اور ہر صفحہ ان کے گوشۂ دل میں اترتا چلا گیا۔ جب کتاب کے اختتام پر پہنچے تو باطل کی ظلمت کافور ہوچکی تھی اور حق کی روشنی نے اس کی جگہ لے لی تھی۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت ان پر منکشف ہوگئی۔ اب باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ چکا تھا اور حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آگیا تھا۔ انہوں نے فوراً ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کرلی اور اس وقت تک دم نہیں لیا جب تک کہ اپنے تمام افراد کنبہ کو احمدیت کی آغوش میں نہ لے آئے۔ ڈاکٹر صاحب کے والد چوہدری اللہ دتا صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار سکنہ بابے کی بیری ضلع سیالکوٹ نے بھی ان کی تحریک پر بیعت کرلی۔ اور اب حال ہی میں ۱۹۶۵ء میں اپنی ایک عزیزہ کی شادی کے سلسلہ میں کراچی تشریف لائے تو مجھے بھی ملے۔ گلے لگا کر میرا ماتھا چوما اور کہا کہ میں آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بڑی برکات نازل فرمائے کیونکہ آپ نے ہمارے خاندان کو گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچایا ہے۔ فالحمد للہ.........

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALSNEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

جلسہ سیرت النبیؐ اور اس کا اثر

۱۹۱۸ء کا ذکر ہے کہ میڈیکل ہوسٹل لاہور میں ہم بارہ طالب علم احمدی تھے۔ ہم نے اپنی ایک احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن قائم کی ہوئی تھی۔ ہمارے علاوہ اور بہت سے غیر احمدی اور غیر مسلم بھی ہوسٹل میں مقیم تھے۔ انہیں میں ایک شیعہ طالبعلم جس کا نام ڈاکٹر غلام علی تھا ہمارے ساتھ مقیم تھا۔ اپنے عقیدہ میں وہ راسخ اور جوشیلا اور پرجوش طالبعلم تھا۔ ہماری اس سے اکثر گفتگو رہتی تھی۔ ایک دن میں نے اس سے کہا کہ ہماری بہت سی باتیں آپس میں بحیثیت مسلمان ہونے کے مشترک ہیں مثلاً قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کی آخری اور مکمل کتاب مانتے ہیں اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین اور سید الانبیاء مانتے ہیں۔ آج کل میلادالنبی کے ایام ہیں کیوں نہ ہم ایک مشترکہ جلسہ کرلیں اور اس کے لئے ہم سب احمدی چندہ دینے کے لئے تیار ہیں اور ڈاکٹر صاحب آپ ہی اس جلسہ کا اہتمام کریں۔ چنانچہ وہیں بیٹھے بیٹھے یہ تجویز پاس ہوگئی کہ ہمارے جلسہ میں ہر فرقے کا مولوی خطاب کرے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے محاسن بیان کرے۔ اسی وقت ہم بارہ احمدیوں نے اپنی طرف سے بحساب چھ روپے فی کس کل ۷۲ روپے جلسہ کے اخراجات کے لئے غلام علی صاحب کے حوالے کئے۔ باقی تمام مسلم طلباء نے بھی ہماری اس تجویز سے اتفاق کیا اور شیعہ، سنی اور احمدی تین علماء کے نام دعوت نامہ جاری کردیا گیا۔ شیعہ صاحبان کی طرف سے ان کے مجتہد علامہ علی حائری صاحب کو مدعو کیا گیا۔ سنی طلباء نے اپنے ایک ایم۔اے لیکچرار صاحب کو بلایا اور احمدی طلباء نے مولانا غلام رسولؓ صاحب راجیکی کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ ہوسٹل کے درمیان میں پنڈال بنایا گیا اور بڑے اہتمام سے وقت مقررہ پر جلسہ شروع ہوا۔ میڈیکل کالج لائف میں غالباً یہ سب سے پہلا موقعہ تھا کہ ہم احمدی طلباء کی تحریک پر تمام مسلمان طلباء ایک نہایت پاکیزہ مقصد کے لئے متحد ہوگئے۔ چونکہ اس جلسے کی تشہیر بڑی شدومد سے کی گئی تھی اس لئے مسلمانوں کے علاوہ ہندو اور سکھ طلباء بہت بڑی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ سب سے پہلے علامہ حائری صاحب نے تقریر فرمائی۔ علامہ صاحب موصوف اپنا مخصوص لباس پہن کر پورے کروفر کے ساتھ کرسی پر شاہانہ انداز میں بیٹھ کر تقریر فرمانے لگے۔ انہوں نے دوران تقریر میں دیگر واقعات کے علاوہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شق صدر کا واقعہ بھی بیان فرمایا۔ انہوں نے فرمایا ایک دفعہ حضور علیہ السلام جنگل میں بکریاں چرا رہے تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر زمین پر لٹا دیا۔ ایک چھری سے حضورؐ کا سینہ چاک کیا۔ اس میں سے دل نکالا اور اسے دھو کر دوبارہ اپنے مقام پر رکھ دیا۔ اس طرح حضور علیہ السلام کو بچپن ہی سے ہر قسم کی آلائشوں سے پاک کردیا گیا۔ علامہ صاحب کے منہ سے یہ واقعہ سنکر ہندو اور سکھ طلباء جو سرجری کے علم سے واقف تھے زیر لب استہزائیہ انداز میں مسکرانے لگے اور کنکھیوں سے مسلمان طلباء کو دیکھنے لگے۔ مسلمان طلباء کا یہ حال تھا کہ وہ ایک قسم کی خفت اور شرمندگی محسوس کر رہے تھے۔ میں اس وقت علامہ صاحب کی تقریر کے نوٹ لکھ رہا تھا تا کہ ہمارے مولانا صاحب اپنی باری میں اس کی صحیح حقیقت واضح کرسکیں۔ علامہ صاحب اپنی تقریر ختم کرچکے تو طے شدہ تجویز کے مطابق ان کی خدمت میں مبلغ پندرہ روپے نذرانہ پیش کردیا گیا اور پرتکلف کھانا بھی جو اس موقعہ پر تیار کیا گیا تھا ان کے ساتھ بھجوا کر انہیں پورے اعزاز کے ساتھ رخصت کردیا گیا۔

ان کے بعد ایم۔اے لیکچرار صاحب کی باری تھی۔ انہوں نے حضور ﷺ کی سیرت طیبہ پر اچھی تقریر کی اور کوئی ایسی بات نہیں کی جو قابل اعتراض ہو۔

سب سے آخر پر ہمارے نامزد مقرر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ جلسہ گاہ میں پہنچے۔ آپ کی اس وقت کی کیفیت یہ تھی کہ نہایت سادہ دیہاتی لباس زیب تن تھا، تہبند باندھے، پاؤں میں دیسی جوتا پہنے، کندھے پر کمبل ڈالے، ہاتھ میں ایک لمبا سا عصا لئے جلسہ گاہ پہنچے۔ ان کی ہیئت کذائی کو دیکھ کر میڈیکل کالج کے طلباء تو حیرت زدہ ہوکر انہیں دیکھنے لگے اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ یہ دیہاتی مولوی کیا تقریر کرے گا۔ اور اتنے اعلیٰ مقررین کے بعد اس کی تقریر کسی کو کیا متاثر کرے گی۔ لیکن ہم احمدی طلباء حضرت مولانا صاحب کے تبحر علمی اور عالمانہ انداز کو خوب سمجھتے تھے اور ان کی تشریف آوری پر بہت خوش تھے اب مولانا صاحب نے تلاوت آیات قرآنیہ کے بعد اپنی تقریر شروع کی اور تمہیدیوں باندھی کہ معزز سامعین میری بڑی خوش بختی ہے کہ میں آج اپنے ملک کے ایک ذہین اور معزز طبقہ سے جو مختلف علاقوں کے معزز رؤساء کے چشم و چراغ ہیں سے خطاب کر رہا ہوں اور پھر میری خوش نصیبی ہے کہ میں خطاب بھی ایک ایسے موضوع پر کر رہا ہوں جو میری روح کی غذا ہے یعنی اپنے آقا و مولا سرور انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک سیرت اور اخلاق حمیدہ پر مجھے کچھ بیان کرنا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کے محاسن اس مختصر سے وقت میں میرے لئے بیان کرنے ناممکن ہیں۔ صرف چند ضروری باتیں آپ کے بارے میں عرض کردیتا ہوں۔ آپ حضرات جانتے ہیں کہ تمام بڑے لوگ اپنے ہونہار بچوں کے لئے اتالیق مقرر کرتے ہیں جن کو بڑی بڑی تنخواہیں دے کر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر مقرر کرتے ہیں۔ ہمارے رسول اکرم ﷺ سے بھی اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے کام لینے تھے اور ان کو ساری دنیا کا رہبر اور ہادی مقرر کرنا تھا۔ اس لئے بچپن ہی سے بلکہ پیدائش سے قبل احسن الخالقین خدا نے اپنی خاص توجہ آپ کے مبارک وجود پر مبذول فرمائی کیونکہ آپ کا وجود ہی تخلیق عالم کا مقصود تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا اتالیق جبرائیل علیہ السلام کو مقرر فرمایا جو عالم روحانی کے نظام کو سنوارنے پر مقرر ہیں۔ ان کے ذریعہ آپ کو جو تربیت حاصل ہوئی ظاہر ہے کہ اس نے آپ کو اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کا پیکر بنا دیا۔ اور امّی ہونے کے باوجود ہر قسم کی حکمت دانش اور فلسفہ میں آپ کو ایک بے نظیر وجود بنادیا۔

اس تمہید کے بعد مولانا صاحب نے تشریح ابدان یعنی جسم انسانی کے تمام حصوں سے متعلق تشریح بیان فرمائی اور بالخصوص دماغی حصوں کی تشریح ہماری ڈاکٹری تشریح Gray Maler and White Maller کے مطابق بیان فرمائی۔ دماغ کو تمام مختلف قوتوں کا مرکز بیان فرمایا اور نیکی اور بدی کے محرکات کا خزینہ قرار دیتے ہوئے پوری تشریح کے ساتھ بیان فرمایا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کے دماغ میں بھی نیکی اور بدی کے نشوونما پانے کی طاقت موجود تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ بچپن سے ہی حضور کے نیکی کے سوتے ہر وقت ترقی کرتے رہیں اور بدی کے سوتے بند ہوتے چلے جائیں اور حضور علیہ السلام کے شق صدر کا واقعہ بھی ایک کشفی حیثیت رکھتا ہے جو حضورؐ کی پاکیزگی طبع کی طرف ایک اشارہ ہے یعنی بدی کے تمام سوتے جہاں کہیں بھی تھے وہ بند کردئے گئے اور نیکی کے تمام مراکز کو نشوونما کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا۔ آپ لوگ ڈاکٹر ہیں اور مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ کس طرح نیک اور عمدہ تربیت بچپن ہی سے انسان کی نیک اقدار کو ابھارتی اور اسے طاقتور بناتی ہے۔ اور بدی کی قوتوں کو کس طرح ناکارہ اور کمزور بناتی ہے۔ جس طرح اعلیٰ اور عمدہ غذائیں جسم انسانی کو طاقتور بناتی ہیں اور کمزوری کو دور کرتی ہیں اسی طرح عمدہ تربیت جسم کی روحانی کمزوری کو دور کرتی اور اعلیٰ قدروں کو طاقتور بناتی ہے۔ حضرت مولانا صاحب کی اس تشریح کو سن کر سامعین جلسہ کیا ہندو اور کیا سکھ اور کیا مسلمان جھوم رہے تھے اور آپ کے تبحر علمی کے قائل ہو رہے تھے۔ اختتام جلسہ پر غلام علی صاحب مہتمم جلسہ نے جب حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں نذرانہ اور کھانا پیش کیا تو آپ نے

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

Money Matters

Mortgages, Remortgages

Secured-unsecured Loans

Homeowner Loans,

Tenent Loans,Personal Loans,

Credit Cards,

Current-Savings accounts,

Business Finance

FEEL FREE TO CCONTACT

Mr.Khalid Mahmood

Tel:020 8649 9681 Fax:020 8686 2290

Mobile: 07931 306576

Your home is at risk if you do not keep up repaymants on mortgage or any other loan secured on it

رپورٹ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضی اللہ عنہ

(رپورٹ :سید حنیف احمد ۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کو ایک عظیم الشان فرزند کی خبر دی گئی تھی کہ جس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ ”قومیں اس سے برکت پائیں گی“۔ جن قومون نے اس عظیم الشان وجود سے برکت پائی ان میں سے ایک سیرالیون کی قوم ہے جس کا اعتراف گاہے بگاہے صاحب شعور کرتے رہتے ہیں مثلاً کبالہ کے علاقہ سے ایک امام صاحب جو اب فری ٹاؤن

(۱) گوری سٹریٹ

گوری سٹریٹ میں یوم مصلح موعودؓ کا جلسہ ٹھیک گیارہ بجے صدر جماعت گوری سٹریٹ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجتماع کی غرض وغایت مکرم الحاج عبدالکریم بنگورہ صاحب نے پیش کی جبکہ ہارون جالو صاحب نے پیش گوئی مصلح موعود کا

جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت سیرالیون کے ساتھ
مکرم کبیر مانسوے صاحب قائم مقام پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن

میں ہیں برملا کہتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ سیرالیون میں نہ آتی تو سیرالیون میں اسلام قصہ پارینہ بن چکا ہوتا۔ اور یہ نعمت حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ اہل سیرالیون کو ملی جن کے زمانہ میں سیرالیون میں پہلا شخص احمدی ہوا اور آپ نے ہی یہاں مشن قائم کرنے کے لئے مبلغین بھیجے۔

۲۰ر فروری کی مناسبت سے اس اولوالعزم خلیفہ کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مختلف مقامات پر جلسے کئے گئے جن کی کل تعداد ۱۹ اور حاضرین کی کل تعداد ۳۸۳۲ تھی۔ چند ایک کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:

☆......☆......☆......☆

پس منظر اور اس کے الفاظ بیان کئے۔ بعد ازاں مکرم مولانا طارق محمود جاوید صاحب، امیر ومشنری انچارج نے اس پیشگوئی کے ایک پہلو کہ ”وہ علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا“ کو تفصیلاً بیان کیا۔

۲ بجے نماز ظہر کے بعد اجلاس دوبارہ شروع ہوا اور احمدی اور غیر احمدی احباب کو سوالات کا موقع دیا گیا ۔ تین بجے محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور ماحضر پیش کیا گیا۔

☆......☆......☆......☆

(۲) کسّی ڈاک یارڈ (Kissy Dock Yard)

یہ جلسہ مکرم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا جس میں مکرم سعید حدرج صاحب، الحاجی

عبدالکریم بنگورہ صاحب اور ہارون جالو صاحب نے تقاریر کیں اور پیشگوئی کے مختلف پہلو بیان کئے۔ اس جلسہ میں گیارہ جماعتوں کے نمائندوں کے علاوہ سکول کے سینئر طلباء وطالبات شامل ہوئیں۔

(۴) گودرج

گودرج میں اس دن کا اجتماع مکرم خوشی محمد شاکر صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت

فری ٹاؤن مین جلسہ یوم مصلح موعود کے اختتام پر دعا کا منظر

مکرم امیر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں حضرت مصلح موعودؓ کے حالات زندگی اور ذیلی تنظیموں کا قیام وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ نیز جماعتی

کے بعد امام صاحب گودرج نے مختصر تقریر کی۔ پھر خاکسار نے اپنی تقریر میں ”علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا“ کے بارہ میں مختصراً بیان کیا۔ پھر مکرم

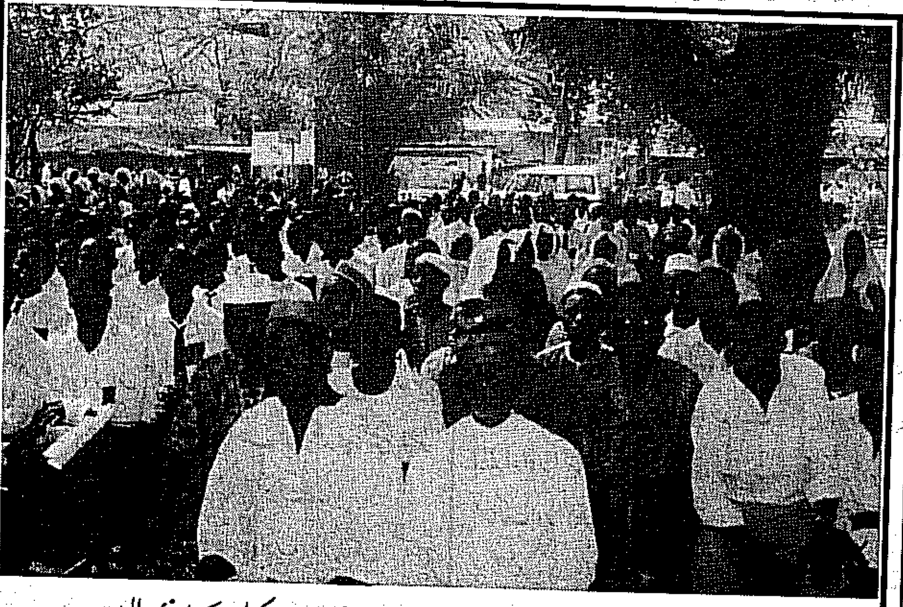

فری ٹاؤن سیرالیون کی مختلف جماعتوں کے نمائندگان اور سکول کے سینئر طلباء
جلسہ یوم مصلح موعود کی کارروائی کے دوران

ترقی کے مختلف پہلو بیان فرمائے۔ اس طرح ایک بجے یہ جلسہ بخیر وخوبی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

☆......☆......☆......☆

(۳) احمدیہ سیکنڈری سکول لنگی

یہاں پر جلسہ کی صدارت مکرم فواد محمد کانو صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم محمد ادریس صاحب پرنسپل سکول ہذا نے اس دن کا تعارف کروایا ۔ بعد ازاں مکرم فواد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش اور حالات زندگی اسوقت تک کے کہ آپ نے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا بیان کئے۔

☆......☆......☆......☆

خوشی محمد شاکر صاحب نے اوّل مصلح موعود کے نام کی وضاحت بیان کی اور پھر پیشگوئی کے بارے میں بتایا کہ کن حالات میں ہوئی اور کیسے وقوع پذیر ہوئی۔ اور اس کی اہمیت کیا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون سے اب مصائب کے طوفان کو ہٹادے اور راستے کھل کر امن ہو جائے اور جسمانی وروحانی آسودگی اہل سیرالیون کو نصیب ہو۔ آمین

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

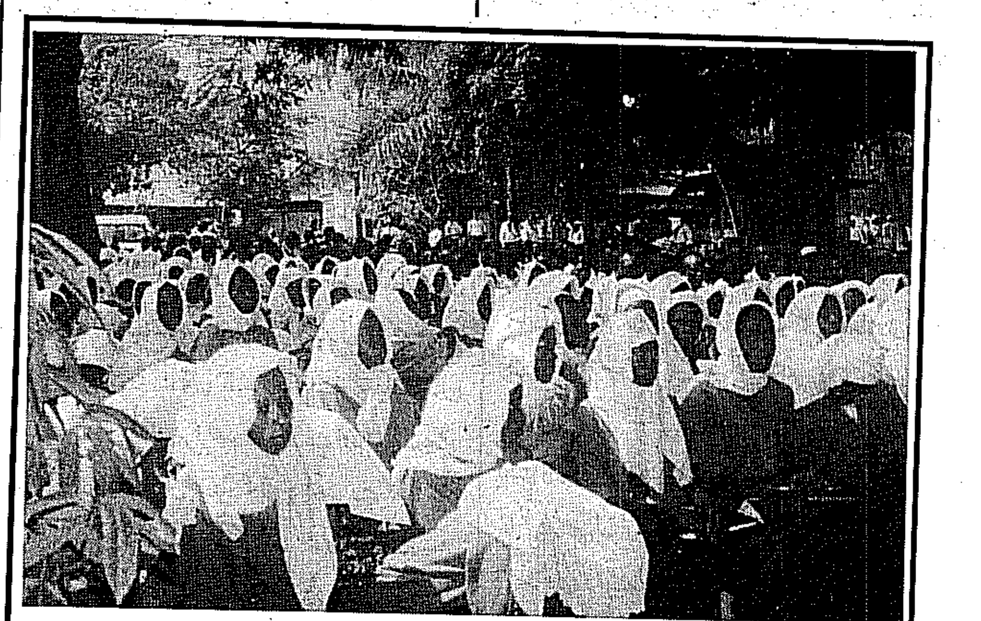

سینئر کلاسز کی طالبات جلسہ یوم مصلح موعود کی کارروائی کے دوران

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

قرآن کریم کی رکوعات اور پاروں میں تقسیم کی تاریخ

قرآن کریم شروع سے آخر تک خدا کا کلام اور اُسی کی حفاظت میں ہے اور ساری امّت اس پر متفق ہے۔ قرآن کریم کو اندرونی طور پر سورتوں، آیات، منازل، رکوعات اور پاروں میں اور پھر پاروں کو ربع، نصف اور ثلث میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق قرآن کریم کی ترتیب اپنی زندگی میں قائم فرمادی تھی۔ اسی طرح منازل کا تصور بھی ملتا ہے لیکن حضورؐ کی زندگی میں رکوعات اور پاروں کی اصطلاحات کا ذکر نہیں ملتا۔ اس بارہ میں ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲ر فروری ۲۰۰۰ء میں مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم ظہیر احمد خان صاحب کے قلم سے شائع ہوا ہے۔

قرآن کریم کی رکوعات اور پاروں میں تقسیم کی تاریخ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت سے شروع ہوتی ہے۔ آپؓ نے نماز تراویح کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ فی رکعت تیس آیات پڑھی جائیں تاکہ دس دن میں قرآن مکمل ہو اور پورے رمضان میں قرآن کے تین دور مکمل ہوں۔

آنحضرت ﷺ تہجد کے وقت آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور بعض اوقات آپؐ نے اسے رات کے اوّل حصے میں بھی پڑھا۔ پس آٹھ رکعات تراویح پڑھنا سنت کے مطابق ہے لیکن چونکہ یہ نفل ہے اس لئے اگر کوئی زیادہ رکعات بھی پڑھنا چاہے تو ایسا کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہی لوگ بیس رکعت پڑھنے لگے تھے تاکہ ہر رکعت کی قراءت جلدی ختم ہو۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہی پانچ اور دس آیات کے بعد باقاعدہ نشان لگائے گئے۔

حضرت عثمانؓ نے کمزور لوگوں کا خیال کرتے ہوئے تراویح کی رکعت میں دس آیات پڑھنے کا حکم دیا۔ اس طرح ماہ رمضان میں ایک دَور مکمل ہوتا تھا۔ انڈیا آفس لائبریری میں عثمانی عہد کا جو قرآن موجود ہے، اس میں دس آیتوں کے بعد نشان ہے اور دو سو آیات کے بعد حاشیہ پر نشان ہے۔

بعد میں یہ خیال پیدا ہوا کہ آیات کی گنتی کو مدنظر رکھنے کی بجائے مضمون کو پیش نظر رکھا جائے اور جہاں مضمون مکمل ہو وہاں پر وقف کیا جائے۔ اس طرح قرآن کریم کے ۵۴۰ رکوعات قائم ہوئے۔ اس طریق پر قرآن کریم بیس رکعات کی تراویح میں ۲۷ر رمضان کی رات ختم ہو جاتا تھا جو عام طور پر لیلۃ القدر خیال کی جاتی ہے۔ بعد کے علماء نے رکوع کا نشان "ع" مقرر کیا۔ اس کو رکوع اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ حصہ تلاوت کرنے کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے۔

پارہ کا تصور بھی غالباً نماز تراویح کی وجہ سے پیدا ہوا اور ایک دن تراویح میں پڑھا جانے والا قرآن کریم کا حصہ ایک جزء قرار پایا۔ بعد میں ایک ماہ میں تلاوت قرآن کرنے کی غرض سے اسے باقاعدہ تیس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس عمل کی بنیاد اس حدیث پر ہے جس میں حضرت عبداللہؓ بن عمرو کو آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد میں جو قرآن لکھا وہ تیس جزو پر مشتمل تھا۔

تابعین کے دور میں ہر پارہ کا نام تجویز کیا گیا۔ مصر اور المغرب یعنی مراکش کے علماء کا دیگر علماء سے قرآن کریم کے جملہ حروف کی گنتی اور مضمون کے ختم ہونے میں اختلاف کی وجہ سے بعض پاروں کی ابتداء اور انتہاء میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ عرب ممالک اور المغرب میں شائع ہونے والے نسخوں اور برصغیر پاک و ہند میں شائع ہونے والے نسخوں کے بعض پاروں کی ابتداء اور انتہاء میں فرق ہے۔ مثلاً:

1۔ پاک و ہند میں ساتواں پارہ وَاِذَاسَمِعُوا سے شروع ہوتا ہے جبکہ مصر اور عرب ممالک میں ایک آیت پہلے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ سے شروع ہوتا ہے۔

2۔ پاک و ہند میں چودھواں پارہ رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ سے اور مصر و عرب ممالک میں ایک آیت پہلے الٓر سے شروع ہوتا ہے۔

3۔ پاک و ہند میں بیسواں پارہ اَمَّنْ خَلَقَ سے اور مصر و عرب ممالک میں تین آیات پہلے فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖ سے شروع ہوتا ہے۔

4۔ پاک و ہند میں اکیسواں پارہ اُتْلُ مَا اُوْحِیَ سے اور مصر و عرب ممالک میں ایک آیت بعد وَلَاتُجَادِلُوا سے شروع ہوتا ہے۔

5۔ پاک و ہند میں تئیسواں پارہ وَمَالِیَ لَا اَعْبُدُ سے اور مصر و عرب ممالک میں چھ آیات بعد وَ مَا اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِہٖ سے شروع ہوتا ہے۔

6۔ پاک و ہند میں چھبیسواں پارہ حٰمٓ سے اور مصر و عرب ممالک میں وَبَدَالَھُمْ سے شروع ہوتا ہے۔

باقی پاروں میں اتفاق ہے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے قرآن کریم کے نسخوں میں پاک و ہند میں رائج پاروں اور رموز واو قاف وغیرہ کو اپنایا گیا ہے۔

ابتداء میں بعض صحابہؓ نے قرآن کریم کی رکوعات و پارہ میں تقسیم کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ حضرت عبداللہؓ بن مسعود بھی اسے ناپسند کرتے تھے۔ صحابہؓ کی تقلید پر بعض تابعین نے بھی اسے ناپسند کیا مگر بعد میں ان کے مستحب ہونے کے قائل ہوگئے۔ امام زرکشی کہتے ہیں کہ قرآن کریم کو پاروں میں تقسیم کرنے کا مقصد مدارس میں قرآن کی تعلیم دینے میں آسانی پیدا کرنا تھا۔

قائداعظم محمد علی جناح

قائداعظم محمد علی جناح ایک انتہائی بااصول شخص تھے اور اُنہوں نے اپنی ساری زندگی ایک ضابطہ کے تحت گزاری جس کا اعتراف اُن کے سیاسی مخالفین نے بھی کیا۔ اُنکی زندگی سے منتخب واقعات ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" دسمبر ۱۹۹۹ء میں مکرم عمران بدر ہاشمی صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد جب آپ سٹیٹ بینک آف پاکستان کے افتتاح کے لئے تشریف لائے اور عین وقت پر کارروائی شروع کرنے کا حکم دیا تو کئی وزراء اور اعلیٰ افسران جن میں وزیراعظم بھی شامل تھے، وہاں نہیں پہنچے تھے اور اگلی قطار میں ایسی شخصیات کے لئے مخصوص کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ قائداعظم نے تمام خالی کرسیاں اٹھادینے کا حکم دیا چنانچہ وزیراعظم سمیت دیر سے آنے والے تمام عہدیداروں کو پوری تقریب کے دوران کھڑے رہنا پڑا۔

علی گڑھ میں ایک موقع پر جب قائداعظم نے اپنی تقریر ختم کی تو ایک برہمن ہندو طالب علم نے سوال کیا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں آخر کیا فرق ہے جس کیلئے پاکستان بنانا ناگزیر ہوچکا ہے؟ اس پر آپ نے پانی کے ایک گلاس میں سے دو گھونٹ پیئے اور پھر اُس ہندو لڑکے کو بلا کر کہا کہ اب باقی پانی وہ پی جائے۔ اُس نے صاف انکار کردیا۔ تب آپ نے ایک مسلمان طالب علم کو بلاکر یہی کہا تو وہ بخوشی پانی پی گیا۔ اس پر آپ نے صرف اتنا فرمایا: "یہ ہے ہمارے اور تمہارے درمیان فرق"۔

شملہ کانفرنس کے موقع پر ایک امریکی سیاح نے رات گئے قائداعظم کو کام کرتے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ کانگریس کے لیڈر تو سوچکے ہیں اور آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اس لئے سوتے ہیں کہ اُن کی قوم جاگتی ہے اور مجھے اس لئے جاگنا پڑتا ہے کہ میری قوم سو رہی ہے۔

۱۴ر اگست ۱۹۴۷ء کو کراچی میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے قائداعظم کو بطور گورنر جنرل اقتدار منتقل کیا تو تقریب میں موجود ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں قائداعظم نے فرمایا: پاکستان کے حصول میں میرا حصہ دو آنہ ہے اور اس میں چھ آنہ کے برابر دس کروڑ عوام کا حصہ ہے جبکہ باقی روپے میں سے آٹھ آنہ کا حصہ ہندوؤں کا ہے..... اگر ہندو متعصب اور تنگ نظر نہ ہوتے تو ہمیں پاکستان کے حصول کی ضرورت ہی نہ محسوس ہوتی۔

ایک انگریز مجسٹریٹ کی عدالت میں قائداعظم دلائل دے رہے تھے کہ مجسٹریٹ نے طنزیہ کہا: "مسٹر جناح! مَیں آپ کی باتوں کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے اُڑا دیتا ہوں"۔ آپ نے جواب دیا: "جناب والا! آپ کے دونوں کانوں کے درمیان کی جگہ غالباً خالی ہے"۔

ایک اَور عدالت میں جب قائداعظم کی جارحانہ بحث پر مجسٹریٹ نے آپ سے کہا کہ مسٹر جناح! آپ کسی تھرڈ کلاس مجسٹریٹ سے مخاطب نہیں ہیں۔ تو قائداعظم نے فرمایا: آپ کے سامنے بھی اس وقت کوئی تھرڈ کلاس وکیل نہیں ہے۔

ہندوستان کے وائسرائے لارڈ اروِن کہتے ہیں: "مجھے ہندوستان کے کسی لیڈر سے خطرہ نہیں۔ اگر ہے تو محمد علی جناح سے ہے کیونکہ یہی وہ شخص ہے جو ملک کی آزادی دل و جان سے چاہتا ہے۔ کسی اَور لیڈر کو آزادی کی پروا نہیں۔ ان سب کو تو کچھ نہ کچھ لے دے کر راضی کیا جاسکتا ہے۔ مگر جناح نے اپنی بات اگر ہندوستانیوں سے منوالی جیسا کہ مجھے یقین ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ منوالے گا تو پھر برطانیہ کیلئے ہندوستان میں رہنا مشکل ہو جائے گا"۔

معروف ادیبہ مسز سروجنی نائیڈو کے سامنے کسی نے قائداعظم کو انگریز کا زر خرید کہہ دیا تو وہ بولیں: "کیا کہا تم نے، کہ جناح انگریزوں کا زر خرید ہے! تم بِک سکتے ہو، میں خریدی جاسکتی ہوں۔ باپو (گاندھی جی) اور جواہر لال نہرو کا سودا بھی شاید ہو سکتا ہے مگر جناح انمول ہے۔ اُسے کوئی نہیں خرید سکتا۔ ہمارے نقطہ نظر سے وہ غلط راستے پر گامزن ہے لیکن ان کی دیانت اور فکر ہر طرح کے شک و شبہ سے بالا ہے"۔

پنڈت جواہر لال نہرو کی بہن مسز وجے لکشمی نے ایک بار کہا: "اگر مسلم لیگ میں ایک سو گاندھی اور دو سو ابوالکلام آزاد ہوتے اور ان کے مقابلے میں صرف ایک جناح ہوتے تو ملک کبھی تقسیم نہ ہوتا"۔

خود پنڈت جواہر لال نہرو نے اعتراف کیا کہ "مَیں نے مسٹر جناح کی طاقت و عظمت کا اندازہ کرنے میں سخت غلطی سے کام لیا ہے"۔

مرہٹی زبان کے اخبار "ویر کیسری" کے مدیر نے لکھا: "مجھے اس بات پر غصہ آتا ہے کہ اس شخص (قائداعظم) کی کوئی قیمت نہیں اور یہ بِک نہیں سکتا۔ ہندوستان میں نہ بکنے والا یہی ایک شخص ہے، اسی لئے تو مَیں اس کی پرستش کرتا ہوں۔ کاش ہم ہندوؤں میں آدھا جناح بھی پیدا ہو جاتا تو ہمارے ملک کو آزادی حاصل کرنے میں کوئی دیر نہ لگے"۔

مسٹر گاندھی نے کہا "چند سیاسی اختلافات کے باوجود مَیں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ مجھے مسٹر جناح کے خلوص پر پورا اعتماد ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ جناح کو مسلم عوام پر بے نظیر قابو حاصل ہے اور مجھے جناح کے خلوص پر اعتماد ہے۔ باوجود دیگر سیاسی اختلافات کے میرا دل آج بھی ان کے خلوص کا قائل ہے"۔ "قائداعظم کو خریدا نہیں جاسکتا، مسلمانوں کو ایسے لیڈر پر فخر کرنا چاہئے"۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

14/05/2001 – 21/05/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 14th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.129, First Part ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.259 ® Rec: 12.03.97
02.00 MTA Variety: Lecture by Brig. Dr. Mashood –ul-Hassan Noori Sb. ® Produced by MTA Pakistan
02.55 Urdu Class: Lesson No.161 ®
04.25 Learning Chinese: Lesson No.213 ®
04.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Kudak No.36 Produced by MTA Pakistan
07.00 Dars Ul Quran: No.19 (1998) ® Rec: 21.01.98
08.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.259 ®
09.20 Urdu Class: Lesson No. 161 ®
10.35 Documentary: A visit to Wadi-e-Shandoor Presentation MTA Rabwah Pakistan
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News, Dars ul Hadith
12.55 Rencontre Avec Les Francophones With Huzoor & French Speaking Guests
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.19 Rec.07.06.94
16.15 Children's Corner: Class No.129 Final Part
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.15 Urdu Class: Lesson No.162 Rec.21.43.96
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.260 Rec.13.03.97
20.25 Turkish Programme: 'Medyadan Secmeler' Presenter Dr. Jalal Shams Sb.
20.55 Rohani Khazaine: Quiz Programme Produced by MTA Pakistan
21.35 Rencontre Avec Les Francophones ®
22.40 Homeopathy Class: Lesson No.19 ®

Tuesday 15th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: Lesson No.129 ®
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.260 ® Rec: 13.03.97
02.20 MTA Sports: Football Final Rabwah vs Rawalpindi Atfal Sports Ralley 1997
02.50 Urdu Class: Lesson No.162 ® Rec: 21.04.96
03.50 Speech: Hafiz Muzaffar Ahmad Sahib ® At Jalsa Salana Rawalpindi 1999
04.50 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: Lesson No.129 ®
07.15 Pushto Programme: F/S Rec.30.06.00 With Pushto Translation
08.05 Rohani Khazaine: Quiz Prog. Vol.3 of the book 'Fateh Islam' ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.260 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.162 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.19 Presented by Naveed Marty Sahib
13.05 Bengali Mulaqat: With Huzoor With Bangla Sp[illegible]ing Guests
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.182
16.05 Children's Corner: Guldasta No.28 Produced by MTA Pakistan
16.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.19 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.163 Rec.22.04.96
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.261 Rec.18.03.97
20.30 Norwegian Programme: 'Jesus in India' P/6 Presenter: Noor Ahmad Truls Bolstad Sahib
20.55 Bengali Mulaqat: ®
21.55 Hamari Kaenat: Programme No.91 Presented by Syed Tahir Ahmad Sahib
22.20 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.182 ®
23.30 Le Francais C'est Facile: Lesson No.19 ®

Wednesday 16th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.28 ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.261 ®
02.05 Bengali Mulaqat: ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.163 ®
04.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.19 ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.182 ®
06.05 Tilawat, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.28 ®
07.05 Swahili Programme: Muzaakharah Host: Abdul Basit Shahid Sahib
08.10 Hamari Kaenat: Prog. No.91 ®
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.261 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.163 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Urdu Asbaaq: Prog. No.46 By Maulana Choudhry Hadi Ali Sb.
13.00 Atfal Mulaqat: With Huzoor
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Tarjamatul Quran Class: Lesson No.183
16.15 Urdu Asbaaq: Prog. No.46 ®
16.40 Children's Corner: Hikayaate Shereen
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.10 Urdu Class: Lesson No.164 Rec.26.04.96
19.25 Liqa Ma'al Arab: Session No.262 Rec. 19.03.97
20.25 MTA France: Various Items
21.00 Atfal Mulaqat: ®
22.05 Discussion: An introduction to book 'Faslul Khitaab', Written by Hadhrat Khalifatul Masih I, Part 3
22.30 Tarjamatul Quran: Lesson No.183 ®
23.45 Urdu Asbaaq: Prog. No.46 ®

Thursday 17th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.45 Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.262 ®
02.05 Atfal Mulaqat: ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.164 ®
04.15 Urdu Asbaaq: Prog. No.46 ®
04.40 Tarjamatul Quran: Lesson No.183 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Hikayaate Shereen ®
06.50 Sindhi Programme: The Message of Islam Presented: Masood Ahmad Chandieu Sahib
07.20 Tabarukaat: Speech by Hadhrat Maulana Abul Atta Sahib. Jalsa Salana Rabwah 1975
08.10 Discussion: An introduction to book 'Faslul Khitaab' ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.262 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.164 ®
11.05 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Aina: A reply to allegations made against Ahmadiyyat by a Pakistani Newspaper.
13.05 Q/A Session: Rec.14.01.96 Final Part Organised by Majlis Ansarullah UK
13.50 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.20
16.05 Children's Corner: Guldasta No.29 ®
16.30 Children's Corner: Waqfeen e Nau Items
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.165 Rec.27.04.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.263 Rec: 20.03.97
20.35 MTA Lifestyle: Al Maidah How to make Bread Pudding
20.45 Tabarukaat: Speech J/S Rabwah 1975 ®
21.40 Quiz History of Ahmadiyyat No.84 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.20 Homeopathy Class: Lesson No.20 ®
23.35 Aina: A reply to allegations made against Ahmadiyyat by a Pakistani Newspaper. ®

Friday 18th May 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner: Guldasta No.29 ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.263 ®
02.10 Tabarukaat: Speech J/S Rabwah 1975 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.165 ®
04.15 MTA Lifestyle: Al Maidah ®
04.25 Aina ®
04.50 Homeopathy Class: Lesson No.20 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.29 ®
07.05 Quiz; History of Ahmadiyyat No.85 ®
07.45 Saraiky Programme: Friday Sermon
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.263 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.165 ®
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.25 Bengali Service: Various Items
11.55 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: From London
13.00 Tilawat, Dars Malfoozat, MTA News
13.35 Documentary: Pakistan Industrial Exhibition Narrator: Naseer Ahmad Anjum Sahib
14.30 Majlis e Irfan: With Huzoor
15.30 Friday Sermon: ®
16.30 Children's Corner: Class No.48, Part 1 Produced by MTA Canada
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.20 Urdu Class: Lesson No.166 Rec.03.05.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: SessionNo.264 Rec.25.03.97
20.40 Speech: By Azam Ahmad Akseer Sahib Prophecies about Hadhrat Musleh Maud (RA)
21.20 Documentary: Industrial Exhibition ®
21.50 Friday Sermon: ®
22.55 Majlis Irfan: ®

Saturday 19th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.48, Part 1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.05 Friday Sermon: ®
02.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.264 ®
03.15 Urdu Class: Lesson No.166 ®
04.25 Computers for Everyone: Part 99 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
05.05 Majlis e Irfan: ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.40 Children's Class: No.48 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.25 MTA Mauritius: Various Programmes
08.05 Interview: With Khawajah A.G. Dar Sb. Host: Abdul Hadhrat Syed Sb. Production of MTA Pakistan – Part 2
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.264 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.166 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Computers for Everyone: Part No.99 ®
13.05 German Mulaqat: With Huzoor and German Speaking Guests
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Quiz Anwar-ul-Aloom: Prog. No.7 Host: Fareed Ahmad Naveed Sb.
15.55 Children's Class: With Huzoor Rec.19.05.01
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.167 Rec.04.05.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.265 Rec:26.03.97
20.35 Arabic Programme: A few extracts from Tafseer ul Kabeer – No:16
21.25 Children's Class: Rec.19.05.01 ®
22.25 Waqfeen-e-Nau Programme: No.4
22.55 German Mulaqat: ®
23.35 Speech: by Abdul Rasheed Tabasum Sahib
23.36 Topic: The coming of the Promised Messiah

Sunday 20th May 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Quiz Khutabat-e-Iman
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.265 ®
02.05 Canadian Horizon: Children's Class No.72 Hosted by Naseem Mehdi Sb.
03.05 Urdu Class: Lesson No.167 ®
04.05 Seeratun Nabi (saw): Prog. No.34
05.00 Children's Class: Rec.19.05.01 ®
06.05 Tilawat, News
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.30 German Mulaqat: ®
08.10 Chinese Programme: Part 2 Reading from the book 'Essence of Islam'
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.265 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.165 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.214 With Usman Chou Sahib
13.05 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.05 Bengali Service: Various Programmes
15.05 Friday Sermon: From London ®
16.25 Children's Class: No.130 - First Part Rec.31.10.98
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.168 Rec. 05.05.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.266 Rec.27.03.97
20.30 MTA Variety: Speeches from USA Jalsa 1998
21.35 Dars ul Quran No.20 Rec: 22.01.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, May 11, 2001 Issue No. 19

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

یورپ میں مساجد "ضرار"
کلچر کانفرنس کوپن ہیگن، ڈنمارک

رپورٹر: افتخار محمود اوسلو

"۲۲/اگست ۲۰۰۰ء کو ملکہ ڈنمارک کی لائبریری کے بڑے ہال میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ڈنمارک کے کلچر وزیر کے علاوہ معروف سماجی اور سیاسی شخصیات نے خصوصی شرکت کی۔ .... مہمان مقررین نے خاص طور پر یہ بات باور کروائی کہ مسلمانوں نے یورپی ممالک میں جو مساجد تعمیر کروائی ہیں ان میں فرقہ پرستی کی وجہ سے ایک دوسرے کی مسجد میں نہیں جاتے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ویسٹرن ممالک میں مسلمان اپنے اپنے طریقے سے اسلام پیش کرتے ہیں ۔ بچوں اور والدین کے درمیان بڑا Gap ہے۔ مسلمان غیر ملکی والدین جن کے بچے یورپین سوسائٹی میں مدغم ہو چکے ہیں وہ والدین کے خیالات سے ہم آہنگی نہیں رکھتے"۔

(منہاج القرآن لاہور۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۵۱)

☆......☆......☆......☆

غیر انبیاء کے لئے علیہ السلام اور الصلوٰۃ کا استعمال
مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی کی محققانہ رائے اور تازہ فتویٰ:

"یہ اتنا عام فہم اور سادہ و آسان مسئلہ ہے کہ جس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔ ابو بکر علیہ السلام، عمر فاروق علیہ السلام، عثمان ذوالنورین علیہ السلام، علی المرتضیٰ علیہ السلام، خدیجہ علیہ السلام سب کے لئے سلامتی کی دعا درست ہے۔ پورے قرآن و سنت میں کہیں بھی کسی مسلمان پر سلام بولنے یا لکھنے سے منع نہیں فرمایا گیا بلکہ لفظ صلوٰۃ سے بھی کہیں ممانعت نہیں جبکہ ثبوت موجود ہے۔ قرآن میں بھی اور احادیث میں بھی۔ ایک آیت تو ہم نے ابتداء میں ہی ذکر کر دی ہے، مزید ملاحظہ فرمائیں:

﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ. اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾۔ اے محبوب ان کے مالوں سے زکوٰۃ لو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ خوب سنتا اور جانتا ہے"۔ (التوبہ ۹:۱۰۳)

یہاں رسول اللہ ﷺ کو حکم ہو رہا ہے کہ اپنے غلاموں کے صدقات قبول فرمائیں اور ان پر صلوٰۃ بھیجیں یعنی دعائے خیر کریں۔ تو قرآن و سنت کی رو سے نہ اہل ایمان پر صلاۃ بھیجنا منع ہے نہ سلام نہ ترضی اور نہ ترحم۔

حدیث پاک سے استدلال:

امام بخاریؒ نے ایک باب باندھا ہے "هَلْ يصلىٰ عَلٰى غَيْرِ النَّبِي ﷺ"۔ کیا نبی کے علاوہ کسی اور پر صلوٰۃ بھیجنا جائز ہے؟ اس باب میں پہلے تو امام بخاری نے سورۃ توبہ کی مذکورہ بالا آیت اس کی تائید میں پیش فرمائی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کی روایت نقل کی ہے کہ "جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی قوم اپنا صدقہ (ہدیہ) لاتی تو آپ فرماتے " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَان"۔ اے اللہ فلاں کے خاندان پر صلاۃ (رحمت) بھیج! فَاَتَاه اَبِى بِصَدقة"۔ تو میرے والد آپ کی خدمت میں اپنا ہدیہ لے کر حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ اَبِى اَوْفٰى" اے اللہ اوفی کی آل پر صلاۃ (رحمت) بھیج"۔ (بخاری ۱۲۰۳: ۲۹۴۱)۔ منافقوں کے بارہ میں فرمایا "لَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ۔" ان میں سے کسی پر جب بھی مر جائے تو صلاۃ (نماز جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا"۔ (التوبہ، ۹:۸۴) گو اس جگہ صلاۃ بمعنی نماز جنازہ ہے مگر لفظِ صلاۃ استعمال تو ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ لفظ صلاۃ، سلام اور رحمت کا اطلاق قرآن و حدیث میں انبیاء و غیر انبیاء، ملائکہ کرام، اہل بیت اور عام مسلمان سب کے لئے آیا ہے۔ جس شخص کو قرآن و سنت پر گہری نظر ہے وہ اس کا انکار نہیں کر سکتا اور ہم نے ناقابل انکار حوالہ جات قرآن و حدیث سے پیش کر دئے ہیں۔ اور کسی بزرگ کا قول قرآن و سنت کو منسوخ نہیں کر سکتا اور ان میں سے کوئی بھی منسوخ نہیں، پس جواز میں شک نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ عرف میں بعض الفاظ بعض ہستیوں کے لئے استعمال ہونے لگے۔ عرف عرف ہی ہے اس عرف سے قرآن و سنت کی تصریحات پر کوئی فرق نہیں پڑتا"۔

(ایضاً صفحہ ۱۵۴)

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (التوبہ:۱۸)

دنیا بھر میں احمدیہ مساجد کی تعمیر

ملک کا نام: کینیا (Kenya) (مشرقی افریقہ)
گاؤں کا نام: مریانی کواکاڈوگو

یہ گاؤں نیروبی ممباسہ روڈ پر ممباسہ سے ۳۰ کلومیٹر برلب سڑک واقع ہے۔ مین روڈ (نیروبی ممباسہ) پر یہ بہت ہی خوبصورت مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ ساتھ ہی مرکزی مبلغ کا مشن ہاؤس ہے اور اس کے ساتھ لوکل معلم کا گھر بھی تعمیر ہوا ہے۔ ساتھ ایک ایکڑ کا پلاٹ ہے جس میں ناریل، پاپیتا اور لیموں کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ یہ پلاٹ ایک نومبائع نے معمولی قیمت پر فروخت کیا ہے اور احباب جماعت کو اس جگہ خدا کے فضل سے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔

جو شخص بھی نیروبی سے ممباسہ یا ممباسہ سے نیروبی روڈ پر سے گزرتا ہے ضرور اس کی نظر اس مسجد پر پڑتی ہے بلکہ اب تو احمدیہ مسجد کے نام پر مستقل بس سٹاپ بن گیا ہے۔

اس علاقہ میں پانچ ہزار سے زائد احمدی آباد ہیں۔ برلب سڑک مسجد کے پاس احمدیہ مسلم مشن اور احمدیہ مسجد کا ایک بڑا سا بورڈ لگا ہوا ہے جو ہر آنے جانے والے کو دعوت دیتا ہے۔

(وسیم احمد چیمہ۔ امیر و مشنری انچارج کینیا)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ (مینیجر)

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔